Regd. No. F. 67 Phone No 35

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ   نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ   وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد ۱۹   شمارہ ۲۱

ہفت روزہ **بدر** قادیان

اِدارۂ تحریر
ایڈیٹر:۔ محمد حفیظ بقاپوری
نائب ایڈیٹر:۔ خورشید احمد انور

زرِ اشتراک
سالانہ ۱۰ روپے
ممالکِ غیر ۲۰ روپے

THE WEEKLY BADR QADIAN !

۱۴ ربیع الاول ۱۳۹۰ھ   ۲۱ ہجرت ۱۳۴۹ ہش   ۲۱ مئی ۱۹۷۰ء

مغربی افریقہ کے چھ ممالک کا کامیاب تبلیغی دورہ فرمانے کے بعد

حضرت امامِ جماعتِ احمدیہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کا عزمِ ہالینڈ

قادیان ۲۰ ہجرت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے تاریخی سفر مغربی افریقہ کے بارہ میں آمدہ تازہ اطلاعات مظہر ہیں کہ حضور انور مغربی افریقہ کا کامیاب تبلیغی دورہ مکمل فرمانے کے بعد مورخہ ۱۴ مئی بروز جمعرات فری ٹاؤن (سیرالیون) سے بذریعہ ہوائی جہاز ہالینڈ کے شہر ایمسٹرڈیم روانہ ہوگئے۔ وَاللّٰہُ خَیۡرٌ حَافِظًا۔

جیسا کہ پہلے شائع ہو چکا ہے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ۱۱ اپریل کو نائیجیریا کے دارالحکومت لیگوس میں ورود فرما ہوئے تھے۔ ۱۱ اپریل سے ۱۴ مئی تک حضور انور نے مغربی افریقہ کے ممالک میں سے نائیجیریا۔ گھانا۔ آئیوری کوسٹ۔ لائبیریا۔ گیمبیا اور سیرالیون کا دورہ فرمایا۔ تفصیلی اطلاعات کچھ شائع کی جا چکی ہیں اور باقی آئندہ اشاعتوں میں شائع ہوں گی۔ مغربی افریقہ کے ان چھ ممالک میں سے اکثر ممالک کے مختلف شہروں اور دیہات میں جماعت احمدیہ کے نہایت مضبوط تبلیغی مشن۔ مخلص و فدائی جماعتیں اور سینکڑوں کی تعداد میں مساجد۔ پرائمری۔ مڈل اور سیکنڈری سکول، دینیات کے مدارس۔ مشنری ٹریننگ ادارے۔ طبی مراکز وغیرہ قائم ہیں۔ جو ان سب علاقوں میں اسلام کو پھیلانے مسلمانوں کی فلاح و بہبود اور بنی نوع انسان کی ہر ممکن خدمات بجالانے میں دن رات کوشاں ہیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے اس تاریخی دورہ میں مذکورہ بالا چھ ممالک میں احمدیہ مشنوں۔ جماعتوں اور ان کے تحت چلائے جانے والے اداروں کا معائنہ فرمایا۔ ہزاروں ہزار احباب کو شرفِ ملاقات بخشا۔ نیز ان ملکوں کے سربراہوں اور دیگر سربرآوردہ اصحاب سے ملاقاتیں کرکے استقبالیہ تقاریب میں بصیرت افروز تقاریر ارشاد فرما کر دانشوروں اور دیگر اہلِ علم حضرات کے متعدد اجتماعوں سے خطاب فرمائے۔ نیز پریس کانفرنسوں، اخبارات، ریڈیو اور ٹیلی ویژن کے ذریعہ مغربی افریقہ کے لاکھوں انسانوں تک نہایت کامیابی کے ساتھ اسلام کا پیغام پہنچایا۔

حضور کے وہاں تشریف لے جانے سے اس قدر وسیع پیمانہ پر اسلام کا چرچا ہوا اور لوگوں نے اسلامی تعلیمات اور اسلام کے روشن اور درخشندہ مستقبل کے بارہ میں اس قدر دلچسپی کا اظہار کیا کہ وہاں کی فضائیں توحید باری تعالیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت و جلالت شان اور فضائلِ اسلام کے اذکارِ مقدس سے گونجتی رہیں فالحمد للہ علیٰ ذٰلک۔

یہ ہے خلافتِ احمدیہ کے حق و صداقت پر قائم ہونے اور بارگاہ رب العزت سے خصوصی رنگ میں تائید یافتہ ہونے کے واضح نشانات اور ناقابلِ تردید ثبوت

کافی ہے سوچنے کو اگر اہل کوئی ہے

احبابِ جماعت التزام کے ساتھ دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کے اس تاریخی دورہ کے مزید نہایت شاندار نتائج ظاہر فرمائے اور حضور نے اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی دی ہوئی توفیق سے اہلِ مغربی افریقہ کے دِلوں کی سرزمین میں جو بیج بویا ہے اللہ تعالیٰ خود اس کی آبیاری فرمائے اور وہ اس کے فضل کے نتیجہ میں تناور درختوں کی صورت میں نمودار ہو۔ جن کے ٹھنڈے اور عافیت بخش سایہ میں اہلِ افریقہ بسیرا کریں۔ اور دائمی خوشی اور خوش حالی سے ہمکنار ہوں۔

اٰمین برحمتک یا ارحم الراحمین ۞

اخبارِ احمدیہ

قادیان ۲۰ ہجرت (مئی)۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مغربی افریقہ کے چھ ممالک کا کامیاب دورہ فرمانے کے بعد ۱۴ ہجرت سے ہالینڈ تشریف لے گئے ہیں۔ حضور انور کی طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں ہر طرح حافظ و ناصر ہو اور فائز المرامی کے ساتھ واپس ربوہ لائے آمین۔

قادیان ۲۰ ہجرت۔ محترم صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کے بارہ میں ربوہ سے آمدہ تازہ اطلاع (بذریعہ تار) مظہر ہے کہ محترم میاں صاحب آنتوں میں رکاوٹ کی وجہ سے تشویشناک طور پر علیل ہیں ہنگامی اپریشن ضروری ہے جو آج یا کل کیا جائے گا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپریشن کامیاب کرے اور صاحبزادہ صاحب کو جلد صحت یاب کرے آمین۔

☆ — محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہل و عیال گذشتہ جمعہ کے روز بتاریخ ۱۵ مئی ایک شادی میں شرکت کے لئے دہلی تشریف لے گئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں آپ سب کا حافظ و ناصر ہو اور بخیریت قادیان واپس لائے آمین ۞

ملک صلاح الدین ایم۔ اے پرنٹر و پبلشر نے راما آرٹ پریس امرتسر میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر: صدر انجمن احمدیہ قادیان۔

ہفت روزہ بدر قادیان
مورخہ ۲۱ ہجرت ۱۳۴۹ ہش

وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
نام اُس کا ہے محمدؐ دلبر میرا یہی ہے

اس وقت ربیع الاوّل کا قمری مہینہ جا رہا ہے۔ عامۃ المسلمین کی طرف سے اس ماہ میں میلاد النبیؐ کی محفلیں منعقد کی جاتی ہیں۔ جماعتِ احمدیہ متعارف میلاد شریف منانے کے تو حق میں نہیں۔ البتہ ایسے موقعہ پر اگر سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے جلسے منعقد کئے جائیں اور آنحضورؐ کی سیرتِ طیبہ اور اخلاقِ فاضلہ اور حیات آفرین بے نظیر کارناموں پر روشنی ڈالی جائے۔ آپؐ کے اُن احسانات کا ذکر کیا جائے جو خود تکلیف اٹھا کر حضورؐ نے نوعِ انسان پر فرمائے تو ایسی مجالس بہت مفید ہو سکتی ہیں۔

کسی معیّن مہینہ اور معیّن تاریخ کے التزام کے ساتھ تو نہیں لیکن سال میں ایک دن جماعت احمدیہ کی تمام بیرونی شاخوں میں جہاں جہاں بھی احمدی بود و باش رکھتے ہیں بفضلہ تعالیٰ جلسہ ہائے سیرت النبیؐ منعقد کئے جاتے ہیں۔ اور عجیب بات ہے کہ قدیم زمانہ کی محافل عید میلاد کو چھوڑ کر اب عامۃ المسلمین بھی جماعتِ احمدیہ کے طریق پر جلسہ ہائے سیرت النبی ہی کرنے لگے ہیں۔ اور یہ خوشی کی بات ہے۔ اس سے ایک طرف خود مسلمانوں کی نئی پود اپنے پیارے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت و اخلاق اور احساناتِ عظیمہ سے مطلع ہوتی ہے اور اپنے کردار کو اس کے مطابق ڈھالنے کے لئے انہیں اُسوۂ حسنہ تفصیلی رنگ میں مل جاتا ہے۔ تو دوسری طرف غیروں کو بھی سنجیدگی سے آں حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی بے نظیر شخصیت پر غور و فکر کرنے کا بہترین موقعہ ملتا ہے۔ دراصل حضورؐ کی قوتِ قدسی اور اخلاقِ فاضلہ اور پیاری تعلیمات ایسا اثر انگیز ذریعہ ہیں کہ اپنے تو اپنے غیر بھی اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتے۔

جماعتِ احمدیہ کا قیام بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ہی کے لائے ہوئے دینِ متین کی خدمت و اشاعت اور حضورؐ کے پیغام کو زمین کے کناروں تک پہنچانے کے لئے عمل میں آیا۔ اسلام کی تبلیغ جماعت کا طرۂ امتیاز ہے۔ اور خدا کے فضل سے جماعت کے جانباز مبلغین دُنیا کے ایسے ایسے خطوں میں پہنچے جہاں بمقابلہ پہلے وقتوں کے اب ہزاروں ہزار افراد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجتے اور آپؐ کے لئے ہر طرح کی مالی اور جانی قربانی کرنے کے لئے تیار ہیں۔ افریقہ کے ممالک اس کے لئے بطور مثال پیش کئے جا سکتے ہیں۔ جہاں عیسائیت کے ساتھ اسلام سیدھی ٹکر لے رہا ہے۔ اسلام کی نمائندگی اگر کر رہے ہیں تو وہ احمدی مبلغین ہی ہیں۔ ایک طرف ان مجاہدین کی سرفروشانہ کوششیں اور اخلاص بھری قربانیاں اور دوسری طرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی زندہ شخصیت ہے۔ جس کا روحانی فیضان اب بھی ویسا ہی جاری و ساری ہے جو آج سے ۱۴ سو سال پہلے تھا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی بطور پیشگوئی فرمایا تھا کہ جب بُعدِ زمانہ کے سبب مسلمانوں میں عملی کمزوری پیدا ہو جائے گی اور ان کے ہاتھوں میں اسلام برائے نام رہ جائے گا تو آپؐ کے دین کو تازہ کرنے کے لئے خدا تعالےٰ کی طرف سے مسیح موعود اور مہدی معہود کو کھڑا کر دیا جائے گا۔ پس آج جو مہدی علیہ السلام اور آپ کی جماعت کے ذریعہ دینِ اسلام کی تبلیغ اور خدمت کی جا رہی ہے۔ دراصل وہ بھی آنحضورؐ ہی کی طرف منسوب ہے۔ اس لئے کہ آپؐ ہی کے نُور سے آپؐ کے ظلِّ کامل نے اقتباسِ نُور کیا۔ اور اس زمانہ کے لوگوں کے دلوں کو اس نُور سے منوّر کر دیا۔ قرآن کریم کے بیان کے مطابق آپؐ سراج منیر یعنی چمکتا ہُوا سورج ہیں۔ اور چودھویں صدی میں آپؐ ہی کے نور کا انعکاس اس صدی کے مجدّد پر ہُوا۔ جس نے اس تاریک زمانہ کو نوروں سے بھر دیا۔ پس مبارک ہیں وہ لوگ جو اپنے دلوں کو اس نور سے معمور کر لیتے ہیں۔ اور پھر بنی نوعِ انسان کے ساتھ سچی محبت کے جذبہ سے سرشار ہو کر محبت اور الفت کے ساتھ دوسروں کو بھی منوّر ہو جانے کی تحریک کرتے ہیں۔

جماعتِ احمدیہ میں خلافت کی نعمت اور اُس کی برکات

جماعتِ احمدیہ کی یہ خوش قسمتی ہے کہ وہ خلافت کے شیرازہ سے بندھے ہوئے ہیں اور انہیں ایک واجب الاطاعت امام کے ہاتھ پر جمع ہو کر خدمت و اشاعتِ دین کی بے نظیر توفیق مل رہی ہے۔ ساری دنیا میں اس وقت سوائے احمدیہ جماعت کے کسی اور اسلامی فرقہ کو ایسا امتیاز اور خصوصیت حاصل نہیں۔ وجہ یہ کہ احمدیت خدا کے ہاتھ کا لگایا ہُوا پودا ہے جس کی بنیاد قال اللہ و قال الرسول پر ہے۔ قرآن کریم اور احادیث میں واضح اور صریح اشارے اس بات کے موجود ہیں کہ دورِ تنزل کے بعد پھر سے اسلام کے رُوحانی عروج کے سامان حضرت مہدی علیہ السلام اور مسیح موعود کے ذریعہ ہوں گے۔ مسلم کی حدیث میں تو صاف لفظوں میں آنے والے کو عیسیٰ نبی اللہ کہہ کر پکارا گیا ہے۔ اس صراحت کے بعد مہدی کے منصب اور مرتبہ میں کسی طرح کا شک و شبہ نہیں رہ جاتا۔ بعض وسوسہ انداز ایسے واضح اشارات کو اپنی غلط اور دُور از کار تاویلات سے مشتبہ کر دینا چاہتے ہیں حالانکہ خدا تعالےٰ کی فعلی شہادت اس کے خلاف گواہی دے رہی ہے۔

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے معاً بعد ۲۷ مئی ۱۹۰۸ء کو جس بات پر جماعتِ احمدیہ کا اجماع اور اتفاق ہُوا وہ خلافت ہی کا مسئلہ تھا۔ اس وقت کسی کو نہ اختلاف کی جرأت ہوئی اور نہ کوئی دوسری رائے پیش کرنے کی ہمت۔ خدا کی عظیم قدرت نے سب کی گردنوں کو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح اوّل رضی اللہ عنہ کے حضور میں جھکا دیا۔ اور وہ لوگ جو بعد میں اپنے آپ کو اہل الرائے قرار دینے لگے ان کی قلموں سے ایسے واضح اعلانات و اقرارات کرا دئے جن کو ان کے حامی کسی صورت میں نگل نہیں سکے۔ مثلاً وہ اعلان جو خواجہ کمال الدین صاحب کی طرف سے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے معاً بعد بطور سیکرٹری صدر انجمن احمدیہ کیا گیا کوئی مبہم اور غیر واضح اعلان ہے؟ وہ کونسی بات ہے جس کا اس میں واضح اقرار نہیں کر دیا گیا؟ آج وسوسہ اندازوں کی طرف سے کہا جاتا ہے کہ رسالہ الوصیۃ میں خلافت کا ذکر نہیں۔ یا حضور علیہ السلام کے بعد شخصی خلافت کا سرے سے ثبوت ہی نہیں ملتا۔ دیکھیں یہ سب وساوس خواجہ صاحب کے اعلان کی حسب ذیل سطور سے کس طرح ختم ہو جاتے ہیں۔ موصوف لکھتے ہیں:-

"حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جنازہ قادیان میں پڑھا جانے سے پہلے آپ کے وصایا مندرجہ الوصیت کے مطابق حسب مشورہ معتمدین صدر انجمن احمدیہ موجودہ قادیان۔ اقرباء حضرت مسیح موعود بہ اجازت حضرت ام المومنین کل قوم نے جو قادیان میں موجود تھی اور جس کی تعداد اس وقت بارہ سو تھی والا مناقب حضرت حاجی الحرمین شریفین جناب حکیم نور الدین صاحب سلّمہٗ کو آپ کا جانشین اور خلیفہ قبول کیا اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی......"

آخر میں لکھا:-

"یہ خط بطور اطلاع کل سلسلہ کے ممبران کو لکھا جاتا ہے کہ وہ اس خط کے پڑھنے کے بعد فی الفور حضرت حکیم الامت خلیفۃ المسیح والمہدی کی خدمتِ بابرکت میں بذاتِ خود یا بذریعہ تحریر حاضر ہو کر بیعت کریں۔"

وسوسہ انداز گروہ کو چھوڑ کر خدا تعالےٰ نے جماعت کی غالب اکثریت کو خلافتِ حقہ احمدیہ سے وابستہ رہ کر خدمت و اشاعتِ اسلام کی توفیق دی۔ خدا تعالیٰ کی نصرت و تائید ہمیشہ ان کے شاملِ حال رہی۔ اور اُسی طرح ظہور پذیر ہُوا جس طرح خدا تعالےٰ نے اپنے پیارے مسیح کو بشارت دی تھی کہ

"مَیں تیرے خالص اور دلی محبوں کا گروہ بھی بڑھاؤں گا اور ان کے نفوس و اموال میں برکت دوں گا اور ان میں کثرت بخشوں گا۔"

(تذکرہ صفحہ ۱۴۴ ایڈیشن اوّل)

چنانچہ اس بات پر ایک دُنیا گواہ ہے کہ خدا کے یہ وعدے پورے ہو رہے ہیں۔ پھر خلافت کے ساتھ جو والہانہ قلبی تعلق احبابِ جماعت کو ہے وہ بجائے خود ایک زبردست دلیل ہے خلافت کے برحق ہونے کی اور خدا تعالےٰ کی فعلی شہادت کی۔

حضرت مولانا نور الدین صاحب رضی اللہ عنہ کے ذریعہ خدا تعالےٰ نے جماعتِ احمدیہ میں خلافتِ حقہ کا قیام فرمایا۔ اور حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ذریعہ خلافت کو استحکام بخشا اور اب خلافتِ ثالثہ کا جو بابرکت زمانہ شروع ہُوا وہ رُوحانی فتوحات کا زمانہ ہے۔ اب اسلام و احمدیت کی طرف اکنافِ عالم سے سعید رُوحوں کا رجحان بڑی سُرعت کے ساتھ ہو رہا ہے۔ اور بعض ممالک میں تو ظاہری طور پر بھی یدخلون فی دین اللہ افواجًا کا نظارہ دیکھا جا رہا ہے۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا حالیہ دورہ مغربی افریقہ اس پر

(باقی دیکھیں صفحہ ۱۶ پر)

خدا تعالیٰ کی دو قدرتیں

ملفوظات حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا کا کلام مجھے فرماتا ہے کہ کئی حوادث ظاہر ہوں گے اور کئی آفتیں زمین پر اتریں گی۔ کچھ تو اُن میں سے میری زندگی میں ظہور میں آجائیں گی اور کچھ میرے بعد ظہور میں آئیں گی۔ اور وہ اس سلسلہ کو پوری ترقی دے گا۔ کچھ میرے ہاتھ سے اور کچھ میرے بعد۔ یہ خدا تعالیٰ کی سنّت ہے اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا ہمیشہ اس سنت کو ظاہر کرتا رہا ہے۔ کہ وہ اپنے نبیوں اور رسُولوں کی مدد کرتا ہے۔ اور اُن کو غلبہ دیتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے کَتَبَ اللّٰہُ لَاَغْلِبَنَّ اَنَا وَ رُسُلِیْ۔* اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ نبیوں اور رسولوں کا یہ منشاء ہوتا ہے کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے۔ اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے۔ اور جس راستبازی کو وہ دُنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں اس کی تخم ریزی انہی کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دے کر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقعہ دیتا ہے اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے۔ اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔ غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے۔ (۱) اوّل خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے۔ (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں اور خیال کرتے ہیں کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی۔ اور خود جماعت کے لوگ بھی تردّد میں پڑ جاتے ہیں اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بدقسمت مُرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کے وقت میں ہُوا جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی۔ اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہؓ بھی مارے غم کے دیوانہ کی طرح ہو گئے۔ تب خدا تعالیٰ نے حضرت ابوبکر صدیقؓ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا اور اس کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا۔ اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا وَلَیُمَکِّنَنَّ لَهُمْ دِیْنَهُمُ الَّذِی ارْتَضٰی لَهُمْ وَلَیُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْۢ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا۔ یعنی خوف کے بعد پھر ہم اُن کے پیر جما دیں گے ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہُوا۔ جب کہ حضرت موسیٰؑ مصر اور کنعان کی راہ میں پہلے اس سے جو بنی اسرائیل کو وعدہ کے موافق منزلِ مقصود تک پہنچا دیں فوت ہو گئے اور بنی اسرائیل میں ان کے مرنے سے ایک بڑا ماتم برپا ہُوا جیسا کہ توریت میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل اس بے وقت موت کے صدمہ سے اور حضرت موسیٰؑ کی ناگہانی جدائی سے چالیس دن تک روتے رہے۔ ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السّلام کے ساتھ معاملہ ہُوا۔ اور صلیب کے واقعہ کے وقت تمام حواری تتر بتر ہو گئے اور ایک ان میں سے مرتد بھی ہو گیا۔

سو اَے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنّت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنّت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو مَیں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دِل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک مَیں نہ جاؤں۔ لیکن مَیں جب جاؤں گا تو پھر خدا اس دُوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیج دیگا۔ جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے۔ اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے۔ بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے۔ جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔ کہ مَیں اس جماعت کو جو تیرے پَیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دُوں گا سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دِن آئے تا بعد اس کے وہ دِن آدے جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچّا اور وفادار اور صادق خدا ہے۔ وہ سب کچھ تمہیں دکھائیگا۔ جس کا اس نے وعدہ فرمایا۔ اگرچہ یہ دِن دُنیا کے آخری دِن ہیں اور بہت بلائیں ہیں جن کے نزول کا وقت ہے۔ پر ضرور ہے کہ یہ دُنیا قائم رہے جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ مَیں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہُوا اور مَیں خدا کی ایک مجسم قدرت ہُوں۔ اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ سو تم خدا کی قدرتِ ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہو کر دُعا کرتے رہو۔ اور چاہیئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہو کر دُعا میں لگے رہیں۔ تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو۔ اور تمہیں دکھا دے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔ اپنی موت کو قریب سمجھو۔ تُم نہیں جانتے کہ کس وقت وہ گھڑی آجائے گی۔

اور چاہیئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں۔* خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام رُوحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا۔ ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے۔ اور اپنے بندوں کو دینِ واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے مَیں دُنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پَیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پا کر کھڑا نہ ہو سب میرے بعد مل کر کام کرو۔

اور چاہیئے کہ تم بھی ہمدردی اور اپنے نفسوں کے پاک کرنے سے روح القدس سے حصّہ لو کہ بجز رُوح القدس کے حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور نفسانی جذبات کو بکلّی چھوڑ کر خُدا کی رضا کے لئے وہ راہ اختیار کرو جو اس سے زیادہ کوئی راہ تنگ نہ ہو۔ دُنیا کی لذّتوں پر فریفتہ مت ہو۔ کہ وہ خدا سے جُدا کرتی ہیں۔ اور خدا کے لئے تلخی کی زندگی اختیار کرو۔ وہ درد جس سے خدا راضی ہو اُس لذت سے بہتر ہے جس سے خدا ناراض ہو جائے۔ اور وہ شکست جس سے خدا راضی ہو اس فتح سے بہتر ہے جو موجب غضبِ الٰہی ہو۔ اس محبت کو چھوڑ دو جو خدا کے غضب کے قریب کرے۔ اگر تم صاف دِل ہو کر اس کی طرف آجاؤ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا۔ اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا کو چھوڑ کر اپنی عزت کو چھوڑ کر اپنا مال چھوڑ کر اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں تلخی نہ اٹھاؤ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اٹھا لوگے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آجاؤ گے۔ اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں۔ اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے لیکن تھوڑے ہیں جو ایسے ہیں۔

خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا کہ تقویٰ ایک ایسا درخت ہے جس کو دل میں لگانا چاہیئے۔ وہی پانی جس سے تقویٰ پرورش پاتی ہے تمام باغ کو سیراب کر دیتا ہے۔ تقویٰ ایک ایسی جڑ ہے کہ اگر وہ نہیں تو سب کچھ ہیچ ہے۔ اور اگر وہ باقی رہے تو سب کچھ باقی ہے۔ انسان کو اس فضولی سے کیا فائدہ جو زبان سے خدا طلبی کا دعویٰ کرتا ہے لیکن قدمِ صدق نہیں رکھتا۔

دیکھو میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ آدمی ہلاک شدہ ہے جو دین کے ساتھ کچھ دُنیا کی ملونی رکھتا ہے۔ اور اس نفس سے جہنّم بہت قریب ہے جس کے تمام ارادے خدا کے لئے نہیں ہیں بلکہ کچھ خدا کے لئے اور کچھ دُنیا کے لئے۔ پس اگر تم دُنیا کی ایک ذرّہ بھی ملونی اپنے اغراض میں رکھتے ہو تو تمہاری تمام عبادتیں عبث ہیں۔ اس صورت میں تم خدا کی پَیروی نہیں کرتے بلکہ شیطان کی پیروی کرتے ہو۔ تم ہرگز توقع نہ کرو کہ ایسی حالت میں خدا تمہاری مدد کرے گا بلکہ تم اس حالت میں زمین کے کیڑے ہو اور تھوڑے ہی دِنوں تک تم اس طرح ہلاک ہو جاؤ گے جس طرح کہ کیڑے ہلاک ہوتے ہیں

---

* (ترجمہ) خدا نے لکھ رکھا ہے کہ وہ اور اس کے نبی غالب رہیں گے۔ منہ

* ایسے لوگوں کا انتخاب مومنوں کے اتفاق رائے پر ہوگا پس جس شخص کی نسبت چالیس مومن اتفاق کریں گے وہ اس بات کے لائق ہے کہ میرے نام پر لوگوں سے بیعت لے وہ بیعت لینے کا مجاز ہوگا اور چاہیئے کہ وہ اپنے تئیں دوسروں کے لئے نمونہ بناوے۔ خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ مَیں تیری جماعت کیلئے تیری ہی ذرّیت سے ایک شخص کو قائم کروں گا اور اس کو اپنے قُرب اور وحی سے مخصوص کروں گا۔ اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کریگا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کریں گے۔ سو ان دنوں کے منتظر رہو اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اس کے وقت میں ہوتی ہے۔ اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے۔ یا بعض دھوکہ دینے والے خیالات کی وجہ سے قابلِ اعتراض ٹھہرے جیسا کہ قبل از وقت ایک کامل انسان بننے والا بھی پیٹ میں صرف ایک نطفہ یا علقہ ہوتا ہے۔ منہ

اور تم میں خدا نہیں ہوگا بلکہ تمہیں ہلاک کر کے خدا خوش ہوگا لیکن اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے اور خدا تمہارے ساتھ ہوگا اور وہ گھر بابرکت ہوگا جس میں تم رہتے ہو گے۔ اور ان دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہوگی جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں اور وہ شہر بابرکت ہوگا جہاں ایسا آدمی رہتا ہوگا۔ اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کے لئے ہو جائیگی اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے بلکہ آگے قدم بڑھاؤ گے تو مَیں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے۔ تم بھی انسان ہو جیسا کہ مَیں انسان ہوں۔ اور وہی میرا خدا تمہارا خدا ہے پس اپنی پاک قوتوں کو ضائع مت کرو۔ اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جھکو گے تو دیکھو مَیں خدا کی منشاء کے موافق تمہیں کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک قوم برگزیدہ ہو جاؤ گے۔ خدا کی عظمت اپنے دِلوں میں بٹھاؤ اور اس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے۔ کینہ وری سے پرہیز کرو اور بنی نوع سے سچی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ۔ ہر ایک راہ نیکی کی اختیار کرو۔ نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کئے جاؤ۔

تمہیں خوشخبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دُنیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو اس کی طرف دنیا کی توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں ان کے لئے موقعہ ہے کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں۔

یہ مت خیال کرو کہ خدا تمہیں ضائع کر دیگا تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو جو زمین میں بویا گیا خدا فرماتا ہے کہ یہ بیج بڑھے گا اور پھولے گا اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائیگا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے۔ اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے۔ کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے۔ تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعویٔ بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلاء سے لغزش کھائے گا وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کرے گا۔ اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائے گی۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا تھا مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی۔ اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی۔ اور دُنیا اُن سے سخت کراہت سے پیش آئے گی وہ آخر فتح یاب ہوں گے۔ اور برکتوں کے دروازے اُن پر کھولے جائیں گے۔

(الوصیۃ صفحہ ۵ تا ۱۱)

تبرکات

حصولِ نجات کی حقیقی راہ — اِعتِصام بِحَبلِ الله

بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ

درجِ ذیل اقتباس حضرت اقدس خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اُس معرکۃ الآراء تقریر سے ماخوذ ہے جو حضورؓ نے انتشار پسند افراد کو مخاطب کرتے ہوئے احمدیہ بلڈنگ لاہور میں ارشاد فرمائی اور جس کا مکمل متن سلسلہ کے قدیمی آرگن ہفت روزہ بدر نے اپنی ۴؍ جولائی ۱۹۱۲ء کی اشاعت میں شائع کیا۔ —— ایڈیٹر

یاد رکھو! دُنیا ایک مدرسہ ہے۔ اس مدرسہ کی رسہ کشی میں وہی کامیاب ہوگا جو حبل اللہ کو ہاتھ سے نہ دے گا۔ پس اس وقت ضرورت ہے کہ تم میں عملی زندگی پیدا ہو اور تفرقہ نہ ہو۔ مَیں پھر تمہیں اللہ کا حکم سُناتا ہوں وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰہِ جَمِیْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا۔

مسلمانوں کی موجودہ حالت

افسوس! مسلمانوں کو اب ان امور پر سوچنے کی بھی فرصت نہیں ان کے مشاغل ہی اور ہیں۔ کہیں وہ پولیٹیکل امور میں اُلجھے ہوئے ہیں اور کہیں انجمنوں کے فکر ہیں۔ کوئی کہتا ہے۔ قوم اس وقت سُدھر جاوے گی جب وہ دوسری قوموں کی طرح ایجی ٹیشن کرے گی۔ اور اپنے حقوق کے لئے اپنی طاقت پر بھروسہ کرے گی۔ دوسرا کہتا ہے نہیں قوم کو جو نقصان پہنچا ہے وہ اسی لئے پہنچا ہے کہ وہ سود نہیں لیتی۔ مسلمانوں کا ہزاروں لاکھوں نہیں کروڑوں روپیہ رائگاں جاتا ہے۔ ایک کہتا ہے کہ اخبار میں یہ آرٹیکل نہ لکھا تو کچھ نہیں۔ دُوسرا کہتا ہے یہ رسالہ نہ ہوا تو کچھ بھی نہ ہوگا۔ قوم میں اگر کوئی خوبی پیدا ہو سکتی ہے تو اسی راہ سے ہوگی۔ غرض جو جس کے جی میں آتا ہے کہہ دیتا ہے۔

مَیں تمہیں کہتا ہوں کہ یہ نجات کی راہیں نہیں۔ ان باتوں سے کچھ نہ بنے گا۔ ایک ہی راہ ہے کہ حبل اللہ کو مضبوط پکڑو جب تک قرآن مجید کی ہدایات کے مطابق تمہارا عملدرآمد نہ ہوگا اور اس حبل اللہ کو مضبوطی سے پکڑے نہ رہو گے تم کامیاب نہیں ہو سکتے۔ پس تفرقہ نہ کرو۔ تم اعداء تھے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذریعہ ایک ہوئے اور خدا تعالےٰ کے فضل سے آگ کے کنارے سے نکلے ہو۔ آئندہ اس آگ سے بچو۔

بحثِ خلافت

تم کو بھی اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل سے ہمارے بادشاہ حضرت مسیح موعودؑ کے ذریعہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے بعد ایک کیا۔ پھر اس کے مرنے کے بعد میرے ہاتھ پر تم کو تفرقہ سے بچایا۔ اس نعمت کی قدر کرو۔ اور نکمّی بحثوں میں نہ پڑو۔ مَیں نے دیکھا ہے کہ آج بھی کسی نے کہا کہ خلافت کے متعلق بڑا اختلاف ہے۔ حق کسی کا تھا اور دی گئی کسی اور کو۔ مَیں نے کہا کہ کسی رافضی کو جا کر کہہ دو کہ علیؓ کا حق تھا ابوبکرؓ نے لے لیا۔

مَیں نہیں سمجھتا کہ اس قسم کی بحثوں سے تمہیں کیا اخلاقی اور روحانی فائدہ پہنچتا ہے۔ جس کو خدا تعالےٰ نے چاہا خلیفہ بنا دیا۔ اور تمہاری گردنیں اس کے سامنے جھکا دیں۔ خدا تعالےٰ کے اس فعل کے بعد بھی تم اس پر حماقت کرو تو سخت حماقت ہے۔

مَیں نے تمہیں بارہا کہا ہے اور قرآن مجید سے دکھایا ہے کہ خلیفہ بنانا انسان کا کام نہیں بلکہ خدا تعالیٰ کا کام ہے۔ آدم کو خلیفہ بنایا کس نے؟ اللہ تعالےٰ نے۔ فرمایا اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَةً۔ اس خلافت آدم پر فرشتوں نے اعتراض کیا کہ حضور وہ مفسد فی الارض اور مسفک الدم ہے۔ مگر انہوں نے اعتراض کر کے کیا پھل پایا۔ تم قرآن مجید میں پڑھ لو کہ آخر انہیں آدم کے لئے سجدہ کرنا پڑا۔ پس اگر کوئی مجھ پر اعتراض کرے اور وہ اعتراض کرنے والا فرشتہ بھی ہو تو مَیں اُسے کہہ دوں گا

کہ آدم کی خلافت کے سامنے مسجود ہو جاؤ تو بہتر ہے۔

اور اگر وہ اِبَا اور استکبار کو اپنا شعار بنا کر ابلیس بنتا ہے تو پھر یاد رکھے کہ ابلیس کو آدم کی مخالفت نے کیا پھل دیا۔ میں پھر کہتا ہوں کہ اگر کوئی فرشتہ بن کر بھی میری خلافت پر اعتراض کرتا ہے تو سعادت مند فطرت اسے اسجدوا لآدم کی طرف لے آئے گی۔ اور اگر ابلیس ہے تو وہ اس دربار سے نکل جائے گا۔ پھر دوسرا خلیفہ داؤد تھا۔ یا داؤد انا جعلناک خلیفة فی الارض۔ داؤد کو بھی خدا ہی نے خلیفہ بنایا۔ ان کی مخالفت کرنے والوں نے تو یہاں تک ایجی ٹیشن کی کہ وہ انارکسٹ لوگ آپ کے قلعہ پر حملہ آور ہوئے اور کود پڑے مگر جس کو خدا نے خلیفہ بنایا تھا کون تھا جو اس کی مخالفت کر کے نیک نتیجہ دیکھ سکے۔ پھر اللہ تعالےٰ نے ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو خلیفہ بنایا۔ رافضی اب تک اس خلافت کا ماتم کر رہے ہیں۔ مگر کیا تم نہیں دیکھتے کروڑوں انسان ہیں جو ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما پر درود پڑھتے ہیں میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ:-

مجھے بھی خدا ہی نے خلیفہ بنایا ہے

یہ وہ مسجد ہے جس نے میرے دل کو بہت خوش کیا۔ اس کے بانیوں اور امداد کنندوں کے لئے مَیں نے بہت دُعا کی ہے۔ اور مَیں یقین رکھتا ہوں کہ میری دعائیں عرش تک پہنچی ہیں۔ پس اس مسجد میں کھڑے ہو کر جس نے مجھے بہت خوش کیا اور اسی شہر میں آکر اس مسجد میں آنے سے خوشی ہوتی ہے میں اس کو ظاہر کرتا ہوں کہ جس طرح پر آدم و داؤد اور ابوبکر و عمر کو اللہ تعالےٰ نے خلیفہ بنایا ہے اسی طرح اللہ تعالےٰ ہی نے مجھے خلیفہ بنایا ہے۔

اگر کوئی کہے کہ انجمن نے خلیفہ بنایا ہے تو وہ جھوٹا ہے۔ اس قسم کے خیالات ہلاکت کی حد تک پہونچاتے ہیں تم ان سے بچو۔ پھر سُن لو کہ مجھے نہ کسی انسان نے نہ کسی انجمن نے خلیفہ بنایا اور نہ مَیں کسی انجمن کو اس قابل سمجھتا ہوں کہ وہ خلیفہ بنائے۔ پس مجھ کو نہ کسی انجمن نے بنایا اور نہ میں اس کے بنانے کی قدر کرتا اور اس کے چھوڑ دینے پر تھوکتا بھی نہیں۔ اور نہ اب کسی میں طاقت ہے کہ وہ اس خلافت کی ردا کو مجھ سے چھین لے۔

اب سوال ہوتا ہے کہ خلافت حق کسی کا ہے؟ ایک میرا نہایت ہی پیارا محمود ہے

جو میرے آقا اور محسن کا بیٹا ہے۔ پھر دامادی کے لحاظ سے نواب محمد علی خان کو کہہ دیں۔ پھر خسر کی حیثیت سے ناصر نواب صاحب کا حق ہے۔ یا ام المومنین کا حق ہے۔ جو حضرت صاحب کی بیوی ہیں۔ یہی لوگ ہیں جو خلافت کے حقدار ہو سکتے ہیں۔ مگر یہ کیسی عجیب بات ہے کہ جو لوگ خلافت کے متعلق بحث کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ان کا حق کسی اور نے لے لیا وہ اتنا نہیں سوچتے کہ یہ سب کے سب میرے فرمانبردار اور وفادار ہیں۔ اور انہوں نے اپنا دعویٰ ان کے سامنے پیش نہیں کیا۔ مجھے بدر کے ایک فقرہ سے بہت رنج ہوا کہ کوئی مرزا صاحب کا رشتہ دار نور الدین کا مرید نہیں۔ یہ سخت غلطی ہے۔ جو کی گئی ہے۔ مرزا صاحب کی اولاد دل سے میری فدائی ہے۔ میں سچ کہتا ہوں کہ جتنی فرمانبرداری میرا پیارا محمود۔ بشیر۔ شریف۔ نواب ناصر۔ نواب محمد علی خان کرتا ہے

تُم میں سے ایک بھی نظر نہیں آتا

میں کسی لحاظ سے نہیں کہتا بلکہ میں ایک امر واقعہ کا اعلان کرتا ہوں۔ ان کو خدا کی رضا کے لئے محبت ہے۔ بیوی صاحب کے مُنہ سے بیسیوں مرتبہ میں نے سُنا ہے کہ میں تو آپ کی لونڈی ہوں۔ ایڈیٹر بدر کا فرض تھا کہ وہ ایسی تحریر کی فوراً تردید کرتا اور لکھ دیتا کہ یہ جھوٹ ہے۔ میاں محمود بالغ ہے اس سے پوچھ لو کہ وہ سچا فرمانبردار ہے۔ ہاں ایک معترض کہہ سکتا ہے کہ سچا فرمانبردار نہیں۔ مگر نہیں میں خوب جانتا ہوں کہ وہ میرا سچا فرمانبردار ہے۔ اور ایسا فرمانبردار کہ تم میں ایک نہیں۔ جس طرح پر علی۔ فاطمہ عباس نے ابوبکر کی بیعت کی تھی اس سے بھی بڑھ کر مرزا صاحب کے خاندان نے میری فرمانبرداری کی ہے۔ اور ایک ایک اُن میں سے مجھ پر فدا ہے۔ کہ مجھے کبھی وہم بھی نہیں آسکتا۔ کہ میرے متعلق انہیں کوئی وہم آتا ہو۔ سنو! میرے دل میں کبھی یہ غرض نہ تھی کہ میں خلیفہ بنتا۔ میں جب مرزا صاحب کا مُرید نہ تھا تب بھی میرا یہی لباس تھا۔ میں امراء کے پاس گیا اور معزز حیثیت میں گیا۔ مگر تب بھی یہی لباس تھا۔ مرید ہو کر بھی میں اسی حالت میں رہا۔ مرزا صاحب کی وفات کے بعد جو کچھ کیا خدا تعالیٰ نے کیا۔ میرے وہم و خیال میں بھی یہ بات نہ تھی۔ مگر اللہ تعالیٰ کی مشیت نے چاہا اور اپنے مصالحہ سے چاہا۔ مجھے تمہارا امام و خلیفہ بنا دیا۔ اور جو تمہارے خیال میں حقدار تھے ان کو بھی میرے سامنے جھکا دیا۔ اب تم اعتراض کرنے والے کون ہو۔ اگر اعتراض ہے تو جاؤ۔ خدا پر اعتراض کرو۔ مگر اس گستاخی اور بے ادبی کے وبال سے بھی آگاہ رہو۔ اس اخبار کو جس نے ایسا غلط واقعہ لکھا ہے۔ اب بھی تلافی کرنی چاہیئے اور ایسے طور کہ ہمارے پیارے محمود اور اس کے بھائیوں سے پوچھ کر تلافی کرے۔ میں کسی کا خوشامدی نہیں مجھے کسی کے سلام کی بھی ضرورت نہیں۔ اور نہ تمہاری نذور اور پرورش کا محتاج ہوں۔ اور خدا تعالیٰ کی پناہ چاہتا ہوں کہ ایسا وہم بھی میرے دل میں گزرے۔

اللہ تعالیٰ نے مخفی در مخفی خزانہ مجھے دیا ہے۔ کوئی انسان اور بندہ اس سے واقف نہیں۔ میری بیوی میرے بچے تم میں سے کسی کے محتاج نہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ اُن کا کفیل ہے۔ تم کسی کی کیا کفالت کروگے وَاللّٰہُ الغنیّ وانتم الفقراء۔

جو سُنتا ہے وہ سُن لے۔ اور خوب سُن لے۔ اور جو نہیں سُنتا اس کو سُننے والے پہونچا دیں کہ

یہ اعتراض کرنا کہ خلافت حقدار کو نہیں پہنچی رافضیوں کا عقیدہ ہے

اس سے توبہ کر لو۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے ہاتھ سے جس کو حقدار سمجھا خلیفہ بنا دیا۔ اور جو اس کی مخالفت کرتا ہے وہ جھوٹا اور فاسق ہے۔ فرشتے بن کر اطاعت و فرمانبرداری اختیار کرو۔ ابلیس نہ بنو۔

—✻—

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے سفرِ مغربی افریقہ کے مختصر کوائف

اکرا (غانا) میں وسیع پیمانے پر حضور کے اعزاز میں استقبالیہ۔ عہدیدارانِ جماعت، وزرائے مملکت اور دیگر سربرآوردہ اصحاب سے ملاقاتیں!

غانا میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ کی اہم دینی اور جماعتی مصروفیات کے متعلق مکرم پروفیسر چوہدری محمد علی صاحب ایم۔ اے اپنی رپورٹ محررہ ۱۹؍اپریل ۷۰ء میں جو امیر مقامی ربوہ محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کو موصول ہوئی ہے رقمطراز ہیں:-

اکرا - ۱۹؍اپریل ۷۰ء

آج یعنی ۱۹ کو حضور ایدہ اللہ سے احبابِ جماعت کی فرداً فرداً ملاقات ہوئی۔ امیر صاحب جماعت ہائے گھانا سے فرمایا کہ ہم یہاں ریسٹ کرنے نہیں آئے کہ آپ ہمیں کمروں میں بند کر رکھیں۔ ہم چاہتے ہیں کہ اپنی پیاری جماعت سے ملیں اور کوئی ایک فرد بھی ایسا نہ رہ جائے جس کی ملاقات کی خواہش پوری نہ ہو۔

شام کو ساڑھے چھ بجے Ambassador ہوٹل ہی میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی استقبالیہ دعوت کی گئی۔ جس میں سفیروں وزیروں، اکابرین چرچ، نیوز ایجنسیوں کے نمائندوں۔ معززینِ شہر اور عہدیدارانِ جماعت کو مدعو کیا گیا۔ یہ بات قابلِ ذکر ہے۔ کہ اہلِ افریقہ اپنا علاقائی اور قومی لباس جو انواع و اقسام کے لمبے چغوں اور ٹوپیوں پر مشتمل ہے دعوتوں اور سنجیدہ تقریبوں پر بڑے فخر سے پہنتے ہیں۔ ان کی یہ ادا بہت پسند آتی ہے۔ ابھی ابھی جس شخص کو آپ نے انگریزی لباس میں ملبوس دیکھا تھا وہ پلک جھپکتے میں جب اپنے لمبے گاؤن نما خوبصورت چغے کو سنبھالتا ہوا آپ کے پاس سے گزرتا ہے تو آپ اسے پہچان بھی نہیں سکتے۔

چیفس اور پیراماؤنٹ چیفس اپنے عصا برداروں کے جلو میں جلوس کی شکل میں نکلتے ہیں۔ چھاتا بردار بھی ساتھ ہوتا ہے۔ اور بڑے درباری آداب کے ساتھ اٹھتے بیٹھتے ہیں۔

دعوت کے موقع پر محترم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم معززین کو ایک ایک کرکے حضور کی خدمت میں پیش کرتے۔ حضور ہر ایک سے اس کے حسبِ حال گفتگو فرماتے۔

ایک زمیندار سے ملاقات ہوئی تو پوچھا کہ آپ فی ایکڑ کتنے چاول پیدا کر لیتے ہیں۔ پھر فرمایا پاکستان میں تو ایسی ریسرچ ہوئی ہے کہ ایک قسم کا بیج ایسا پیدا ہو گیا ہے جس سے سو من فی ایکڑ تک پیداوار ہو سکے گی۔

ریورنڈ جنرل سیکرٹری پریسباٹیری ان چرچ سے فرمایا literate (پڑھے لکھے) اور educated (تعلیم یافتہ) میں بہت فرق ہے۔ ہر احمدی educated یعنی تعلیم یافتہ ہے۔ عبدالوہاب آدم کو جو ایک مخلص افریقن احمدی مجاہد ہیں اور جامعہ احمدیہ ربوہ کے فارغ التحصیل ہیں اور آج کل Techiman ٹیچیمن میں مشنری انچارج ہیں مخاطب کرکے فرمایا۔ آپ تیار رہیں۔ ہو سکتا ہے میں آپ کو شکاگو یا مشرق بعید میں بھیج دوں۔

ریورنڈ فل جنرل سیکرٹری کرسچن کونسل سے فرمایا کہ کیا پروٹسٹنٹ کونسل میں کیتھولک بھی شامل ہیں؟ انہوں نے کہا کہ ہم ان سے رابطہ افسر مقرر کئے ہوئے ہیں۔

خاکسار عرض کرتا ہے کہ ان کا یہ جواب مسلمان کہلانے والے سب فرقوں کے لئے قابلِ غور ہے کہ تبلیغ کے میدان میں بنیادی اختلافات کے باوجود ایک انسان کی پرستش کرنے والے ایک دوسرے کے تبلیغی کام میں رخنہ ڈالنے کی بجائے کس طرح میدانِ عمل میں ایک دوسرے کا احترام کرتے ہیں۔

گھانا نیوز ایجنسی کی نمائندہ جو ایک خاتون تھیں اور سدلے راجی جو گھانا جرنلسٹ ایسوسی ایشن کے جنرل سیکرٹری ہیں اور ڈیلی گرافک Daily Graphic کے نیوز ایڈیٹر ہیں حاضر ہوئے۔ حضور نے اسلام کے محاسن بیان فرما کر بتایا۔ اسلام ساری دُنیا کے دِل جیت کر رہے گا۔

ایک سفارت خانے کے نوعمر تھرڈ سیکرٹری کا تعارف کروایا گیا۔ حضور نے فرمایا کہ ہمیں اپنی نئی نسل کے ساتھ محبت اور فراخ دلی سے برتاؤ کرنا چاہیئے۔ جس سے ان میں خود اعتمادی پیدا ہو۔ کیونکہ آئندہ ذمہ داری کا بوجھ انہی کے کندھوں پر پڑنے والا ہے۔

تمام مہمان بہت ادب سے گفتگو کرتے اور پھر اجازت لے کر دوسروں کو ملنے کا موقع دیتے۔ لیکن بار بار ایسا ہوتا کہ حاضرین آہستہ آہستہ حضور کے گرد حلقہ بنا لیتے۔ اور [illegible] اور توجہ سے حضور کے ارشادات سُنتے۔

۲۰ کو صدر مملکت کی ملاقات کے بعد گھانا براڈ کاسٹنگ کارپوریشن کا نمائندہ حضور کی خدمت میں حاضر ہوا اور [illegible] نشر کرنے کے لئے حضور سے انٹرویو لیا۔ ٹیپ ریکارڈ [illegible] پہلے اس نے دریافت کیا آپ کو کس طرح مخاطب کروں۔ کیا Your Holiness مناسب ہوگا اس پر حضور نے فرمایا

(باقی دیکھیں صفحہ ۱۵ پر)

سیرالیون مغربی افریقہ کا وہ ملک جہاں ۱۵۰ مقامات پر جماعتیں اور ۴۰ احمدیہ مساجد ہیں

از مکرم مولوی عبدالشکور صاحب سابق مبلغ سیرالیون

جیسا کہ احباب کو معلوم ہے ... حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ ... الا سیرالیون مغربی افریقہ کے مشنوں کا دورہ فرما رہے ہیں۔ پانچ مشنوں کا دورہ فرما چکنے کے بعد اب حضور سیرالیون میں تشریف فرما ہیں۔ ... مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اس موقع پر اس ملک کے مختصر حالات تعارف کے رنگ میں احباب کے لئے پیش کئے جائیں۔

سیرالیون مغربی افریقہ کا ایک خود مختار ملک ہے جسے ۲۷ اپریل ۱۹۶۱ء کو انگریزوں سے آزادی حاصل ہوئی۔ یہ بحر اوقیانوس کے مشرقی ساحل پر واقع ہے۔ اس کے شمال اور مشرق میں فرنچ گنی اور جنوب میں لائبیریا کی حدود ملتی ہیں۔ سارا ملک ہی پہاڑی علاقے پر مشتمل ہے۔ اور بارشوں کی کثرت کی وجہ سے خوب سرسبز و شاداب بھی۔ آب و ہوا گرم مرطوب ہے لیکن موسم قریباً سارا سال معتدل سا رہتا ہے اس کا رقبہ اٹھائیس ہزار مربع میل ہے اور موجودہ آبادی تیس لاکھ کے لگ بھگ ہے ملک کے اصلی باشندے دو بڑے قبیلوں پر مشتمل ہیں یعنی مینڈے (Mende) اور ٹمنی (Temne) البتہ ان کے علاوہ یہاں پر تھوڑی تھوڑی تعداد میں مینڈنگو، فولا، لمبا، سوسو، کرانکو، یالونکا، کسی اور شیربرو قبیلوں کے لوگ بھی آباد ہیں ہر ایک قبیلے کی اپنی علیحدہ زبان ہے۔ گویا اسی نسبت سے اتنی تعداد میں ہی زبانیں یہاں پر بولی جاتی ہیں۔ ان کے علاوہ فری ٹاؤن جو اس ملک کا دارالحکومت ہے۔ اس کے اردگرد وہ لوگ آباد ہیں جنہیں یورپ کے لوگ مختلف افریقن ممالک سے غلام بنا کر امریکہ لے گئے تھے اور انہیں آزاد کرنے کے بعد یہاں لا کر بسایا گیا اسی وجہ سے اس شہر کا نام بھی فری ٹاؤن رکھا گیا اور ان لوگوں نے اپنے لئے ایک زبان ایجاد کی جسے کریول کہا جاتا ہے۔ یہ زبان انگریزی زبان کے بہت قریب ہے۔

یہاں پر تین مذاہب کے پیروکار موجود ہیں ۱۔ اسلام ۲۔ عیسائیت ۳۔ توہم پرست اکثریت مسلمانوں کی ہے جو کم و بیش ساٹھ فیصدی ہیں۔ دوسرے نمبر پر عیسائی ہیں اور سب سے کم وہ لوگ ہیں جو توہم پرست یا بُت پرست یا قریباً بے دین ہیں۔

جماعت احمدیہ کی تبلیغ یہاں پر ۱۹۱۵ء میں پہنچ چکی تھی۔ ... موسیٰ گاہا صاحب وہ خوش نصیب ... ہیں جنہیں سب سے پہلے ... احمدیت ہونے کی ... توفیق ... یہ ذکر ... انہوں نے ... دلچسپی نہ ہوگا کہ ... گولی ... ایک درخت ... سلسلہ کے متعلق معلومات حاصل کیں۔ گویا محض الٰہی ... ماتحت اس نیک روح تک پیغام حق پہنچا۔

اس کے بعد ۱۹۲۱ء میں حضرت مولانا عبدالرحیم صاحب نیر کو سب سے پہلے سیرالیون کی سرزمین میں پہنچ کر پیغام حق پہنچانے کی توفیق ملی۔ انہوں نے اس وقت صرف دو روز تک سیرالیون کے دارالحکومت فری ٹاؤن میں قیام فرمایا مگر اس مختصر قیام میں آپ نے ایسے ولولے اور جوش سے تبلیغ کی کہ اس کا نہ مٹنے والا اثر آج تک بھی ویسا ہی تازہ ہے۔ سیرالیون کے اکثر معمر اہلِ علم دوست ان کی آمد کو سیرالیون کے مسلمانوں کے لئے ایک تاریخی واقعہ سے موسوم کرتے ہیں۔ مولانا نیر صاحب مرحوم کے بعد مکرم مولوی فضل الرحمٰن صاحب حکیم کو بھی تین بار فری ٹاؤن سے گزرنے کا اتفاق ہوا جس دوران میں ان کی تبلیغ کے ذریعہ چند ایک نیک روحوں نے احمدیت قبول کی۔

سیرالیون میں باقاعدہ مشن کی ابتداء اس وقت ہوئی جب کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ارشاد کے مطابق اکتوبر ۱۹۳۷ء میں مکرم الحاج مولوی نذیر احمد علی صاحب رضی اللہ عنہ گولڈ کوسٹ (غانا) سے سیرالیون میں بحیثیت باقاعدہ مبلغ تشریف لے گئے۔ مکرم مولوی صاحب رضی اللہ عنہ مصائب و مشکلات کا مردانہ وار مقابلہ کرتے ہوئے دیوانہ وار اپنے للّٰہی مقصد میں مصروف رہے۔ آپ کی تبلیغی سرگرمیوں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ نے انہیں مخلصین کی ایک جماعت عطا فرمائی۔ قریباً تین سال تک مولوی صاحب اکیلے ہی مصروف جہاد رہے۔ اس کے بعد مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری بھی سیرالیون تشریف لے گئے جنہیں ایک لمبا عرصہ تک سیرالیون میں تبلیغ کی توفیق ملی۔ ان کے علاوہ تینتیس ۳۳ مبلغین کو اس ملک میں تبلیغ کی توفیق ملی۔ ان سب کے اسماء درج ذیل ہیں۔ مکرم مولوی احسان الٰہی صاحب جنجوعہ۔ مکرم صوفی محمد اسحاق صاحب۔ مکرم مولوی عبدالحق صاحب ننگلی۔ مکرم مولوی نذیر احمد صاحب رائے ونڈی۔ مکرم مولوی محمد ابراہیم صاحب خلیل۔ مکرم مولوی محمد شریف صاحب۔ مکرم مولوی بشارت احمد صاحب بشیر۔ مکرم مولوی عبدالکریم صاحب۔ مکرم مولوی احمد شاہ صاحب۔ مکرم قریشی محمد افضل صاحب۔ مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب۔ مکرم مولوی عبدالقدیر صاحب شاہد۔ مکرم مولوی محمد صدیق صاحب گورداسپوری مکرم مولوی مبارک احمد صاحب ساقی۔ مکرم چوہدری محمود احمد صاحب چیمہ۔ مکرم قاضی مبارک احمد صاحب مکرم مولوی خلیل احمد صاحب اختر۔ مکرم مولوی نظام الدین صاحب مہمان۔ مکرم حافظ بشیر الدین عبیداللہ صاحب۔ مکرم چوہدری ناصر احمد صاحب خاکسار عبدالشکور۔ مکرم ملک غلام نبی صاحب شاہد۔ مکرم مولوی محمد بشیر صاحب شاد۔ مکرم مولوی غلام احمد صاحب نسیم۔ مکرم مولوی اقبال احمد غضنفر صاحب۔ مکرم مولوی نصیر احمد خان صاحب مکرم سید محمد ہاشم صاحب بخاری۔ مکرم مولوی داؤد احمد صاحب حنیف۔ مکرم محمد اسحٰق صاحب خلیل۔ مکرم مولوی مقبول احمد صاحب ذبیح۔ مکرم مولوی منصور احمد صاحب بشیر۔ مکرم مولوی عزیز الرحمٰن صاحب خالد۔

اللہ تعالیٰ نے ان مبلغین کی مساعی میں غیر معمولی برکت ڈالی اور جماعت کو مخلصین کی کثیر تعداد عطا فرمائی ہے۔ اس وقت ملک میں قریباً ۱۵۰ مقامات پر جماعتیں قائم ہو چکی ہیں اور چالیس کے قریب مساجد ہیں۔ ہر طبقہ کے لوگوں نے جماعت میں شامل ہونے کی سعادت پائی ہے

جیسا کہ قبل ازیں ذکر کیا جا چکا ہے کہ ملک میں اکثریت مسلمانوں کی ہے۔ لیکن اس کے باوجود یہ تلخ حقیقت اپنی جگہ پر ہے کہ اعلیٰ طبقہ میں عیسائیت کا اثر ہے اور عیسائی ہی بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہیں۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ ملک کے قریباً تمام ہی تعلیمی ادارے عیسائی مشن چلا رہے تھے اس بناء پر اس امر کی طرف فوری توجہ دینے کی ضرورت تھی کہ مسلمانوں کی تعلیم کے لئے کوئی خاطر خواہ انتظام ہو۔ ہمارے ابتدائی مبلغین نے اس بات کو سمجھ لیا کہ مسلمانوں کی ترقی کے لئے ان کی آزادانہ تعلیم کا انتظام بہت ضروری ہے نہایت نامساعد حالات کے باوجود انہوں نے احمدیہ سکول کھولنے کی طرف توجہ دی۔ خود حکومت کی طرف سے بھی ہماری حوصلہ شکنی کی گئی اور احمدیہ مشن کی اس سکیم کو ہر قیمت پر ناکام بنانے کی کوشش کی گئی مگر اللہ تعالیٰ کی توفیق سے آخر مشن کو تعلیمی میدان میں کامیابی شروع ہوئی اور جماعت کو متعدد تعلیمی ادارے قائم کرنے کی توفیق ملی۔ اس وقت ملک میں جماعت کے بیس پرائمری سکول اور چار سیکنڈری سکولز ہیں جو مسلمانوں کی تعلیمی ضروریات کو پورا کر رہے ہیں۔ ہمارے ان سکولوں کے فارغ التحصیل خدا کے فضل سے بڑے بڑے عہدوں پر فائز ہیں اور وہ خود بڑے فخر سے اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ انہوں نے احمدیہ سکولوں میں تعلیم پائی

سیرالیون مشن کا اپنا پریس ہے جس کا نام مولوی نذیر احمد علی صاحب کی یاد میں "نذیر احمدیہ پرنٹنگ پریس" ہے۔ مشن کا اپنا ماہوار اخبار بنام افریقن کریسنٹ The African Crescent شائع ہوتا ہے۔ وہاں کی مشہور لوکل زبان مینڈے (Mende) میں قرآن کریم کے پارہ اول کا ترجمہ شائع ہو چکا ہے۔ اس کے علاوہ لائف آف محمد کا مینڈے ترجمہ۔ نماز مینڈے زبان میں ترجمہ شدہ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے ایک پمفلٹ "میں اسلام کو کیوں مانتا ہوں" Why I believe in Islam کا ترجمہ بھی اس زبان میں شائع کیا جا چکا ہے۔

جماعت کی مذکورہ مساعی کے نتیجہ میں وہاں کے سنجیدہ لوگ جماعت کو قدر کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ اور جماعت کی دینی و تعلیمی خدمات کے مداح ہیں بعض ایسے لوگ جن کو جماعت میں شمولیت کی بھی سعادت نہیں حاصل ہوئی وہ بھی اس حقیقت کا برملا اظہار اکثر کرتے رہتے ہیں۔

اس موقع پر وہاں کے ایک سرکردہ مسلمان جناب آنریبل مصطفےٰ السنوسی صاحب سابق ڈپٹی پرائم منسٹر سیرالیون کا ایک حوالہ ہدیۂ قارئین کرتا ہوں آپ نے ۱۹۶۴ء میں جماعت کے جلسہ سالانہ میں تقریر کرتے ہوئے فرمایا:۔

"احمدیت کے ذریعہ ہی یہاں پر اسلام کی بنیادیں مضبوط ہوئیں حضرت مولانا نیر جیسے نڈر سپاہیوں نے عیسائیوں کو شکست فاش دی ہیں اس حقیقت کے برملا اظہار سے نہیں رک سکتا کہ پاکستانی احمدی مبلغین نے باوجود تکالیف اور مصائب کے اسلام کی خاطر عظیم الشان قربانیاں کی ہیں۔ ہمارے یہ پاکستانی بھائی ہندوستانی تاجروں کی طرح کسی تجارت اور دولت کی غرض سے نہیں آئے۔ انہوں نے قرآن کریم کا انگریزی ترجمہ اور دیگر دینی لٹریچر مہیا کر کے ہمیں حقیقی اسلام سے روشناس کرایا ہے"

ہر اہم موقع پر جماعت احمدیہ کو نمائندگی دی جاتی ہے۔ ۱۹۶۲ء میں سیرالیون میں جشن آزادی کے موقع پر جب جماعت احمدیہ کو نمائندگی ملی تو اس وقت مکرم شیخ بشیر احمد صاحب سابق جج ہائیکورٹ کو بحیثیت نمائندہ سیرالیون بھجوایا گیا اور انہوں نے جشنِ آزادی کی تقریبات میں شرکت کی۔

یہ محض اللہ تعالیٰ کا خاص احسان ہے کہ مرکز

(باقی صفحہ ۱۰ پر)

خلافتِ حقّہ اسلامیّہ

حضرت المصلح الموعودؓ کے ایک معرکۃ الآراء لیکچر فرمودہ جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء سے ماخوذ ایک اقتباس

خلافتِ حقّہ اسلامیہ کے عنوان کی وجہ

میں نے اس مضمون کا ہیڈنگ "خلافتِ حقّہ اسلامیہ" اس لئے رکھا ہے کہ جس طرح موسوی زمانہ میں خلافتِ موسویہ یہودیہ دو حصوں میں تقسیم تھی۔ ایک دور حضرت موسےٰ علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک تھا اور ایک دَور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے لے کر آج تک چلا آرہا ہے۔ اسی طرح اسلام میں بھی خلافت کے دو دور ہیں ایک دور رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے بعد شروع ہُوا اور اس کی ظاہری شکل حضرت علی رضی اللہ عنہ پر ختم ہو گئی اور دوسرا دور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ سے شروع ہُوا اور اگر آپ لوگوں میں ایمان اور عمل قائم رہا اور خلافت سے وابستگی پختہ رہی تو انشاءاللہ یہ دور قیامت تک قائم رہے گا۔

جیسا کہ مذکورہ بالا آیت کی تشریح میں میں ثابت کر چکا ہوں، اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ اگر ایمان بالخلافت قائم رہا اور خلافت کے قیام کے لئے تمہاری کوشش جاری رہی تو میرا وعدہ ہے کہ تم میں سے (یعنی مومنوں میں سے اور تمہاری جماعت میں سے) میں خلیفہ بناتا رہوں گا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی اس کے متعلق احادیث میں تصریح فرمائی ہے۔ آپؐ فرماتے ہیں

مَا كَانَتْ نُبُوَّةٌ قَطُّ اِلَّا تَبِعَتْهَا خِلَافَةٌ" (جامع الصغیر للسیوطی)

کہ ہر نبوت کے بعد خلافت ہوتی ہے اور میرے بعد بھی خلافت ہوگی۔ اس کے بعد ظالم حکومت ہوگی۔ پھر جابر حکومت ہوگی۔ یعنی غیر قومیں آکر مسلمانوں پر حکومت کریں گی جو زبردستی مسلمانوں سے حکومت چھین لیں گی۔ اس کے بعد فرماتے ہیں کہ پھر خلافت عَلٰی مِنْهَاجِ النُّبُوَّةِ ہوگی۔ یعنی جیسے نبیوں کے بعد خلافت ہوتی ہے ویسی ہی خلافت پھر جاری کر دی جائے گی۔ (مشکوٰۃ باب الانذار والتحذیر)

نبیوں کے بعد خلافت کا ذکر قرآن کریم میں دو جگہ آتا ہے۔ ایک تو یہ ذکر ہے کہ حضرت موسےٰ علیہ السلام کے بعد خدا تعالےٰ نے بنی اسرائیل کو خلافت اس طرح دی کہ کچھ ان میں سے موسیٰ علیہ السلام کے تابع نبی بنائے اور کچھ ان میں سے بادشاہ بنائے اب نبی اور بادشاہ بنانا تو خدا تعالیٰ کے اختیار میں ہے ہمارے اختیار میں نہیں لیکن جو تیسرا امر خلافت کا ہے اور اس حیثیت سے کہ خدا تعالےٰ بندوں سے کام لیتا ہے ہمارے اختیار میں ہے۔ چنانچہ عیسائی اس کے لئے انتخاب کرتے ہیں۔ اور اپنے میں سے ایک شخص کو بڑا مذہبی لیڈر بنا لیتے ہیں۔ جس کا نام وہ پوپ رکھتے ہیں۔ گو پوپ اور پوپ کے متبعین اب خراب ہو گئے ہیں مگر اس سے یہ خیال نہیں کرنا چاہیئے کہ پھر ان سے مشابہت کیوں دی؟ اللہ تعالےٰ قرآن کریم میں صاف طور پر فرماتا ہے کہ

كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ

جس طرح پہلے لوگوں کو میں نے خلیفہ بنایا اسی طرح میں تمہیں خلیفہ بناؤں گا۔ یعنی جس طرح موسےٰ علیہ السلام کے سلسلہ میں خلافت قائم کی گئی تھی اسی طرح اسی طرح تمہارے اندر بھی اس حصہ میں جو موسوی سلسلہ کے مشابہ ہوگا۔ میں خلافت قائم کروں گا۔ یعنی محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی حکومت براہِ راست چلے گی۔ اور پھر جب مسیح موعود آجائے گا تو جس طرح مسیح ناصریؑ کے سلسلہ میں خلافت چلائی گئی تھی اسی طرح تمہارے اندر بھی چلاؤں گا۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ موسےٰؑ کے سلسلہ میں مسیح آیا اور محمدی سلسلہ میں بھی مسیح آیا۔ مگر محمدی سلسلہ کا مسیح پہلے مسیح سے افضل ہے۔ اس لئے وہ غلطیاں جو انہوں نے کیں وہ اللہ تعالےٰ کے فضل سے مسیح محمدیؐ کی جماعت نہیں کرے گی۔ انہوں نے خدا کو بھلا دیا اور خدا تعالےٰ کو بھلا کر ایک کمزور انسان کو خدا کا بیٹا بنا کر اسے پوجنے لگ گئے مگر مسیح محمدی نے اپنی جماعت کو شرک کے خلاف بڑی شدت سے تعلیم دی۔ بلکہ خود قرآن کریم نے کہہ دیا ہے کہ اگر تم خلافت حاصل کرنا چاہتے ہو تو پھر شرک کبھی نہ کرنا اور میری خالص عبادت کو ہمیشہ قائم رکھنا جیسا کہ يَعْبُدُوْنَنِيْ لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا میں اشارہ کیا گیا ہے۔ پس اگر اس کو قائم رکھے گی تبھی وہ انعام پائے گی اور اس کی صورت یہ بن گئی ہے کہ قرآن کریم نے بھی شرک کے خلاف اتنی تعلیم دی کہ جس کا ہزارواں حصہ بھی انجیل میں نہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی شرک کے خلاف اتنی تعلیم دی ہے جو حضرت مسیح ناصریؑ کی موجودہ تعلیم میں نہیں پائی جاتی۔ پھر آپؑ کے الہاموں میں بھی یہ تعلیم پائی جاتی ہے چنانچہ آپؑ کا الہام ہے

خُذُوا التَّوْحِيْدَ التَّوْحِيْدَ يَا اَبْنَاءَ الْفَارِسِ (تذکرہ طبع اول صفحہ ۲۳۲)

اے مسیح موعود اور اس کی ذرّیت! توحید کو ہمیشہ قائم رکھو۔ سو اس سلسلہ میں خدا تعالےٰ نے توحید پر اتنا زور دیا ہے کہ اس کو دیکھتے ہوئے اور قرآنی تعلیم پر غور کرتے ہوئے یہ یقین ہوتا ہے کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے توحید کامل احمدیوں میں قائم رکھے گا اور اس کے نتیجہ میں خلافت بھی ان کے اندر قائم رہے گی۔ اور وہ خلافت بھی اسلام کی خدمتگزار ہوگی۔ حضرت مسیح ناصریؑ کی خلافت کی طرح وہ خود اس کے اپنے مذہب کو توڑنے والی نہیں ہوگی۔

جماعتِ احمدیہ میں خلافت قائم رہنے کی بشارت

میں نے بتایا ہے کہ جس طرح قرآن کریم نے کہا ہے کہ خلیفے ہوں گے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے کہ میرے بعد خلیفے ہوں گے۔ پھر مُلکاً عاضاً ہوگا۔ پھر ملک جبریّہ ہوگا اور اس کے بعد خلافۃ علٰی منہاج النبوۃ ہوگی۔ (مشکوٰۃ باب الانذار والتحذیر)

اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی قرآن کریم اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی سنت میں الوصیۃ میں تحریر فرمایا ہے کہ

"اے عزیزو! جب کہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے کہ خدا تعالےٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کر کے دکھلا دے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کر دیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی غمگین مت ہو اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا دیکھنا بھی ضروری ہے۔ اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔"

(الوصیت صفحہ ۶،۷)

یعنی اگر تم سیدھے رستے پر چلتے رہو گے تو خدا کا مجھ سے وعدہ ہے کہ جو دوسری قدرت یعنی خلافت تمہارے اندر آئے گی وہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگی۔ عیسائیوں کو دیکھو تو گو جھوٹی خلافت ہی سہی انیس سو سال سے وہ اس کو لئے چلے آرہے ہیں۔ مگر مسلمانوں کی بدقسمتی ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی خلافت کو ابھی اڑتالیس سال ہوئے تو کئی بلیاں چھیچھڑوں کی خوابیں دیکھنے لگیں اور خلافت کو توڑنے کی فکر میں لگ گئیں۔

پھر فرماتے ہیں:-

"تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکھٹے ہو کر دعائیں کرتے رہو"

(الوصیت صفحہ ۷)

سو تم کو بھی چاہیئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ارشاد کے ماتحت دعائیں کرتے رہو کہ اے اللہ! ہم کو مومن بالخلافت رکھیو اور ہمیں ہمیشہ اس بات کا مستحق رکھیو کہ ہم میں سے خلیفے بنتے رہیں اور قیامت تک یہ سلسلہ جاری رہے تاکہ ہم ایک جھنڈے کے نیچے کھڑے ہو کر اور ایک صف میں کھڑے ہو کر اسلام کی جنگیں ساری دنیا سے لڑتے رہیں اور پھر ساری دنیا کو فتح کر کے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں گرا دیں کیونکہ یہی ہمارے قیام اور مسیح موعودؑ کی بعثت کی غرض ہے۔

قدرتِ ثانیہ سے مراد خلافت ہے

یہ جو میں نے قدرتِ ثانیہ کے معنے خلافت کے کئے ہیں یہ ہمارے ہی نہیں بلکہ غیر مبائعین نے بھی اس کو تسلیم کیا ہے۔ چنانچہ خواجہ کمال الدین صاحب لکھتے ہیں:-

"حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جنازہ قادیان میں پڑھا جانے سے پہلے آپ کے وصایا مندرجہ رسالہ الوصیت کے مطابق حسب مشورہ معتمدین صدر انجمن احمدیہ موجودہ قادیان واقربا حضرت مسیح موعودؑ باجازت حضرت ام المومنین کل قوم نے جو قادیان میں موجود تھی اور جس کی تعداد اس وقت بارہ سو تھی والا مناقب حضرت حاجی الحرمین شریفین جناب حکیم نورالدین صاحب سلمہٗ کو آپ کا جانشین اور خلیفہ تسلیم کیا اور آپ کے ہاتھ پر بیعت کی۔ ...... ذریعہ اطلاع کل سلسلہ کے ممبران کو ...... ہے۔" الخ

(بدر ۲ جون ۱۹۰۸ء)

یہ خط ہے جو انہوں نے شائع کیا۔ اس

میں مولوی محمد علی صاحب۔ شیخ رحمت اللہ صاحب اور ڈاکٹر یعقوب بیگ صاحب وغیرہ کا بھی انہوں نے ذکر کیا ہے کہ معتمدین میں سے وہ اس موقع پر موجود تھے اور انہوں نے حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی بیعت کی۔ سو ان لوگوں نے اس زمانہ میں یہ تسلیم کر لیا کہ یہ جو "قدرت ثانیہ" کی پیشگوئی تھی یہ "خلافت" کے متعلق تھی۔ کیونکہ الوصیۃ میں سوائے اس کے اور کوئی ذکر نہیں کہ تم "قدرت ثانیہ" کے لئے دعائیں کرتے رہو۔ اور خواجہ صاحب لکھتے ہیں کہ مطابق حکم الوصیۃ ہم نے بیعت کی۔ پس خواجہ صاحب کا اپنا اقرار موجود ہے کہ الوصیۃ میں جو پیشگوئی کی گئی تھی وہ "خلافت" کے متعلق تھی۔ اور "قدرت ثانیہ" سے مراد "خلافت" ہی ہے۔ پس حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے ہاتھ پر خواجہ کمال الدین صاحب، مولوی محمد علی صاحب اور ان کے ساتھیوں کا بیعت کرنا اور اسی طرح میرا اور تمام خاندان حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بیعت کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ تمام جماعت احمدیہ نے بالاتفاق خلافت احمدیہ کا اقرار کر لیا۔ پھر حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کی وفات کے بعد حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے تمام خاندان اور جماعت احمدیہ کے ننانوے فیصدی افراد کا میرے ہاتھ پر بیعت کر لینا اس بات کا مزید ثبوت ہوا کہ جماعت احمدیہ اس بات پر متفق ہے کہ "خلافت احمدیہ" کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا۔

آئندہ انتخاب خلافت کے متعلق طریق کار

چونکہ اس وقت حضرت خلیفہ اول رضی اللہ عنہ کے خاندان میں سے بعض نے خلافت احمدیہ کا سوال پھر اٹھایا ہے اس لئے میں نے ضروری سمجھا کہ اس مضمون کے متعلق پھر کچھ روشنی ڈالوں۔ اور جماعت کے سامنے ایسی تجاویز پیش کر دوں جن سے خلافت احمدیہ شرارتوں سے محفوظ ہو جائے۔

میں نے اس سے پہلے جماعت کے دوستوں کے مشورہ کے بعد یہ فیصلہ کیا تھا کہ خلیفہ وقت کی وفات کے بعد جماعت احمدیہ کی مجلس شوریٰ دوسرا خلیفہ چنے مگر موجودہ فتنہ نے بتا دیا ہے کہ یہ طریق درست نہیں کیونکہ بعض لوگوں نے یہ کہا۔ کہ ہم خلیفہ ثانی کے مرنے کے بعد بیعت میاں عبد المنان کی کریں گے اور کسی کی نہیں کریں گے۔ اس سے پتہ لگا کہ ان لوگوں نے یہ سمجھا کہ صرف دو تین آدمی ہی اگر کسی کی بیعت کر لیں تو وہ خلیفہ ہو جاتا ہے۔ اور پھر اس سے یہ بھی پتہ لگا کہ جماعت میں خلفشار پیدا ہو سکتا ہے۔ چاہے وہ خلفشار پیدا کرنے والا اسلام و رسول سے علیحدہ جیسا آدمی ہی ہو۔ اور خواہ وہ ذاہدا جیسا گمنام آدمی ہی ہو۔ وہ دعویٰ تو یہی کریں گے کہ خلیفہ چنا گیا ہے۔ سو جماعت احمدیہ میں پریشانی پیدا ہو گی اس لئے وہ پرانا طریق جو طول عمل والا ہے میں اس کو منسوخ کرتا ہوں۔ اور اس کی بجائے میں اس سے زیادہ قریبی طریقہ پیش کرتا ہوں۔

بیشک ہمارا دعویٰ ہے کہ خلیفہ خدا بناتا ہے مگر اس کے باوجود تاریخ کی اس شہادت کا انکار نہیں کیا جا سکتا کہ خلیفے شہید بھی ہو سکتے ہیں جس طرح حضرت عمر رضی اللہ عنہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ شہید ہوئے۔ اور خلافت ختم بھی کی جا سکتی ہے جس طرح حضرت حسن رضی اللہ عنہ کے بعد خلافت ختم ہو گئی۔ جو آیت میں نے اس وقت پڑھی ہے اس سے بھی یہی ثابت ہوتا ہے کہ مسلمانوں میں خلافت قائم رکھنے کا وعدہ مشروط ہے۔ کیونکہ مندرجہ بالا آیت میں یہ بتایا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ خلافت پر ایمان لانے والوں اور اس کے قیام کے لئے مناسب حال عمل کرنے والے لوگوں سے وعدہ کرتا ہے کہ وہ ان میں خلافت کو قائم رکھے گا۔ پس خلافت کا ہونا ایک انعام ہے پیشگوئی نہیں۔ اگر پیشگوئی ہوتا تو حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے بعد خلافت کا ختم ہونا نعوذ باللہ قرآن کریم کو جھوٹا قرار دیتا۔ لیکن چونکہ قرآن کریم نے اس کو ایک مشروط انعام قرار دیا ہے اس لئے اب ہم یہ کہتے ہیں کہ چونکہ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں عام مسلمان کامل مومن نہیں رہے تھے اور خلافت کے قائم رکھنے کے لئے صحیح کوشش انہوں نے چھوڑ دی تھی اسلئے اللہ تعالیٰ نے اس انعام کو واپس لے لیا۔ اور باوجود خلافت کے ختم ہو جانے کے قرآن سچا رہا جھوٹا نہیں ہوا۔ یہی صورت اب بھی ہو گی۔ اگر جماعت احمدیہ خلافت کے ایمان پر قائم رہی اور اس کے قیام کے لئے صحیح جد و جہد کرتی رہی تو اس میں بھی قیامت تک خلافت قائم رہے گی جس طرح عیسائیوں میں پوپ کی شکل میں اب تک قائم ہے۔ گو وہ بگڑ گئی ہے۔ ہم نے بتا دیا ہے کہ اس کے بگڑنے کا احمدیت پر کوئی اثر نہیں ہو سکتا۔ مگر بہر حال اس فساد سے اتنا پتہ لگ جاتا ہے کہ شیطان ابھی مایوس نہیں ہوا۔ پہلے تو شیطان نے پیغامیوں کی جماعت بنائی۔ لیکن بیالیس سال کے انتظار کے بعد اس باسی کڑھی میں پھر ابال آیا۔ اور وہ بھی لگے مولوی عبد المنان اور مولوی عبد الوہاب کی تائید میں مضمون لکھنے۔ اور ان میں سے ایک شخص محمد حسن چیمہ نے بھی ایک مضمون شائع کیا ہے کہ ہمارا نظام اور ہمارا سٹیج اور ہماری جماعت تمہاری مدد کے لئے تیار ہے۔ شاباش ہمت کر کے کھڑے رہو۔ مرزا محمود سے ڈرنا نہیں۔ اس کی خلافت کے پردے چاک کر کے رکھ دو۔ ہماری مدد تمہارے ساتھ ہے۔ کوئی اس سے پوچھے کہ تم نے مولوی محمد علی صاحب کی کیا مدد دے لی تھی۔ آخر مولوی محمد علی صاحب بھی تو تمہارے لیڈر تھے۔ خواجہ کمال الدین صاحب بھی لیڈر تھے ان کی تم نے کیا مدد کر لی تھی جو آج عبد المنان اور عبد الوہاب کی کر لو گے پس یہ باتیں محض ڈھکوسلے ہیں۔ ان سے صرف ہم کو ہوشیار کیا گیا ہے۔ خدا تعالیٰ نے بتایا ہے کہ مطمئن نہ ہو جانا اور یہ نہ سمجھنا کہ خدا تعالیٰ چونکہ خلافت قائم کرتا ہے اس لئے کوئی ڈر کی بات نہیں ہے۔ تمہارے زمانے میں بھی فتنے کھڑے ہو رہے ہیں اور اسلام کے ابتدائی زمانہ میں بھی فتنے کھڑے ہوئے تھے۔ اس لئے خلافت کو ایسی طرز پر چلاؤ جو زیادہ آسان ہو اور کوئی ایک دو لفنگے اٹھ کر اور کسی کے ہاتھ پر بیعت کر کے یہ نہ کہہ دیں کہ چلو خلیفہ مقرر ہو گیا ہے۔ پس اسلامی طریق پر جو میں آگے بیان کروں گا آئندہ خلافت کے لئے میں یہ قاعدہ منسوخ کرتا ہوں کہ شوریٰ انتخاب کرے۔ بلکہ میں یہ قاعدہ مقرر کرتا ہوں کہ آئندہ جب کبھی خلافت کے انتخاب کا وقت آئے تو صدر انجمن احمدیہ کے ناظر اور ممبر۔ اور تحریک جدید کے وکلاء اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے خاندان کے زندہ افراد۔ اور اب نظر ثانی کرتے ہیں یہ بات بھی بعض دوستوں کے مشورہ سے زاید کرتا ہوں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے صحابہ بھی جن کو فوراً بعد تحقیقات صدر انجمن احمدیہ کو چاہیئے کہ صحابیت کا سرٹیفکیٹ دے دے۔ اور جامعۃ المبشرین کے پرنسپل اور جامعہ احمدیہ کا پرنسپل۔ اور مفتی سلسلہ احمدیہ اور تمام جماعتہائے پنجاب اور سندھ کے ضلعوں کے امیر اور مغربی پاکستان اور کراچی کا امیر اور مشرقی پاکستان کا امیر مل کر اس کا انتخاب کریں

اسی طرح نظر ثانی کرتے وقت میں یہ امر بھی بڑھاتا ہوں کہ ایسے سابق امراء جو دو دفعہ کسی ضلع کے امیر رہے ہوں گو انتخاب کے وقت بوجہ معذوری کے امیر نہ رہے ہوں وہ بھی اس لسٹ میں شامل کئے جائیں۔ اسی طرح ایسے تمام مبلغ جو ایک سال تک غیر ملک میں کام کر آئے ہوں اور بعد میں سلسلہ کی طرف سے ان پر کوئی الزام نہ آیا ہو ایسے مبلغوں کی لسٹ شائع کرنا مجلس تحریک کا کام ہو گا۔ اسی طرح ایسے مبلغ جنہوں نے پاکستان کے کسی ضلع یا صوبہ میں رئیس التبلیغ کے طور پر کم سے کم ایک سال کام کیا ہو۔ ان کی فہرست بنانا صدر انجمن احمدیہ کے ذمہ ہو گا۔

مگر شرط یہ ہو گی کہ اگر وہ موقع پر پہنچ جائیں۔ سیکرٹری شوریٰ تمام ملک میں اطلاع دے دے کہ فوراً پہنچ جاؤ۔ اس کے بعد جو نہ پہنچے اس کا اپنا قصور ہو گا۔ اور اس کی غیر حاضری خلافت کے انتخاب پر اثر انداز نہیں ہو گی۔ اور نہ یہ عذر سنا جائے گا کہ وقت پر اطلاع شائع نہیں ہوئی۔ یہ ان کا اپنا کام ہے کہ وہ پہنچیں۔ سیکرٹری شوریٰ کا کام ان کو لانا نہیں ہے۔ اس کا کام صرف یہ ہو گا کہ وہ ایک اعلان کر دے اور اگر سیکرٹری شوریٰ یہ کہے کہ میں نے اعلان کر دیا تھا تو وہ انتخاب جائز سمجھا جائے گا۔ ان لوگوں کا یہ کہہ دینا یا ان میں سے کسی کا یہ کہہ دینا کہ مجھے اطلاع نہیں پہنچ سکی اس کی کوئی وقعت نہیں ہو گی نہ قانوناً نہ شرعاً۔ یہ سب لوگ مل کر جو فیصلہ کریں گے وہ تمام جماعت کے لئے قابل قبول ہو گا۔ اور جماعت میں سے جو شخص اس کی مخالفت کرے گا وہ باغی ہو گا۔ اور جب بھی انتخاب خلافت کا وقت آئے اور مقررہ طریق کے مطابق جو بھی خلیفہ چنا جائے میں اس کو ابھی سے بشارت دیتا ہوں کہ اگر اس قانون کے ماتحت وہ چنا جائے گا تو اللہ تعالیٰ اس کے ساتھ ہو گا اور جو بھی اس کے مقابل میں کھڑا ہو گا وہ بڑا ہو یا چھوٹا ہو ذلیل کیا جائے گا اور تباہ کیا جائے گا۔ کیونکہ ایسا خلیفہ صرف اس لئے کھڑا ہو گا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی اس پیشگوئی کو پورا کرے کہ خلافت اسلامیہ ہمیشہ قائم رہے

پس چونکہ وہ قرآن اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی باتوں کو پورا کرنے کے لئے کھڑا ہو گا اس لئے اسے ڈرنا نہیں چاہیئے۔"

(خلافت حقہ اسلامیہ صد۱۳ تا صد۱۷)

تقریب شادی

خاکسار کے نسبتی بھائی مکرم محمد شریف صاحب ابن مکرم ماسٹر عبدالرزاق صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ بھدرواہ کی شادی خانہ آبادی کی تقریب مورخہ ۱۲ ہجرت (مئی) کو عمل میں آئی برادرم موصوف کے نکاح کا اعلان گزشتہ سال بیبی بانو صاحبہ بنت محمد جعفر صاحب آف بھدرواہ کے ہمراہ قادیان میں ہوا تھا۔ جملہ بزرگان و احباب سے اس رشتہ کے جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار جلال الدین انسپکٹر بیت المال

مکرم مولوی جلال الدین صاحب نے اسی خوشی میں مبلغ پانچ روپے بطور شکرانہ اعانت بدر میں جمع کروائے ہیں جزاہم اللہ احسن الجزاء

اعانت بدر مکرم حوالدار محمد بشیر صاحب نے مبلغ پانچ روپے اعانت بدر میں بھجواتے ہوئے درخواست دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر حال میں حافظ و ناصر ہو اور خدمت دین کی زیادہ سے زیادہ توفیق بخشے۔ (منیجر بدر)

وعدوں میں تاخیر کے پانچ نقصانات

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے بیان فرمایا کہ چندہ تحریک جدید کے وعدے تاخیر سے بھجوانے کے پانچ نقصانات ہیں۔ نیت سے ثواب شروع ہوتا ہے۔ تاخیر سے ثواب اور فضل بھی دیر سے شروع ہوتا ہے۔ اگر زندگی نے وفا نہ کی تو نیت پر مترتب ہونے والے ثواب سے محرومی ہوگی یا دوبارہ یاد دہانی پر جو اخراجات ایسے احباب کی غفلت سے ہوتے ہیں ڈر ہے کہ ان سے ثواب میں کمی ہو۔ اصل کام کے اخراجات یاد دہانی کے اخراجات کے باعث کمی ہو کر نقصان ہوتا ہے۔ تاخیر کے باعث مرکز میں کام کرنے والوں کو پریشانی ہوتی ہے۔

اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو!

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے ایک تقریر میں فرمایا:۔

"اب خدا کی نوبت جوش میں آئی ہے اور تم کو۔ ہاں تم کو ہاں تم کو خدا تعالیٰ نے پھر اس نوبت خانہ کی ضرب سپرد کی ہے۔ اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو! اے آسمانی موسیقارو!! اے آسمانی بادشاہت کے موسیقارو!!! ایک دفعہ پھر اس نوبت کو زور سے بجاؤ کہ دنیا کے کان پھٹ جائیں۔ ایک دفعہ پھر اپنے دل کے خون اس قرنا میں بھر دو۔ کہ عرش کے پائے بھی لرز جائیں۔ اور فرشتے بھی کانپ اٹھیں۔ تاکہ تمہاری دردناک آوازیں اور تمہارے نعرہ ہائے تکبیر اور نعرہ ہائے شہادت توحید کی وجہ سے خدا تعالےٰ زمین پر آجائے۔ اور پھر خدا تعالےٰ کی بادشاہت اس زمین پر قائم ہو جائے۔ اسی غرض کے لئے میں نے تحریک جدید کو جاری کیا ہے۔ اور اسی غرض کے لئے میں تمہیں وقف کی تعلیم دیتا ہوں۔ سیدھے آؤ اور خدا کے سپاہیوں میں داخل ہو جاؤ۔ محمد رسول اللہ کا تخت آج مسیح نے چھینا ہوا ہے تم نے مسیح سے چھین کر پھر وہ تخت خدا کے آگے پیش کرنا ہے۔ اور خدا کی بادشاہت دنیا میں قائم ہونی ہے۔ پس میری سنو اور میری بات کے پیچھے چلو اور جو کچھ کہہ رہا ہوں اس پر عمل کرو کہ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔ خدا تمہارے ساتھ ہو اور تم دنیا میں بھی عزت پاؤ۔ اور آخرت میں بھی عزت پاؤ۔ آمین۔"

چندہ تحریک جدید کے مجاہدین السابقون الاولون

(۱) معاونین خاص (۲) ایک سو یا اس سے زیادہ ادائیگی کرنیوالے

نبوۃ تا شہادت (نومبر تا اپریل) کے عرصہ میں جن مجاہدین نے خاص توجہ دے کر چندہ تحریک جدید ادا کر کے اپنے تئیں السابقون الاولون میں شامل کر لیا ہے ان کی دو فہرستیں درج ذیل کی جاتی ہیں۔ اللہ تعالےٰ ان کو دینی و دنیوی برکات سے مالا مال کرے اور تمام شر سے محفوظ رکھے۔ آمین۔

(۱) معاونین خاص

ذیل میں ان احباب کی وصولی درج کی جاتی ہے جن کے وعدے پانصد روپے یا اس سے زیادہ کے ہیں۔

قادیان

۱۔ مکرم ملک بشیر احمد صاحب ناصر ۵۰۰/-

کلکتہ

۲۔ مکرم سیٹھ محمد صدیق صاحب بانی ۲۵۰۰/-
۳۔ ،، میاں محمد حسین صاحب چنیوٹی ۱۹۰۰/-
منجانب اہلیہ صاحبہ مرحومہ ۲۰۰۰/-

حیدر آباد (آندھرا)

۴۔ مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب حیدر آباد (در چنتہ کنٹہ میں) ۹۰۰/-
۵۔ ،، سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب ۶۳۶/-
۶۔ ،، سیٹھ سید حسین صاحب کاچی گوڑہ ۳۰۰/-
۷۔ ،، سیٹھ رشید احمد صاحب ۲۵۰/-
۸۔ ،، مسعود احمد صاحب میکینک ۲۵۰/-
۹۔ ،، عبد العزیز خان صاحب (عرف دادا) ۲۵۰/-
۱۰۔ ،، خواجہ عبد الحمید صاحب انصاری ۱۰۰/-

یادگیر (میسور)

۱۱۔ ،، سیٹھ محمد الیاس صاحب ۱۴۳۶/-
۱۲۔ ،، سیٹھ نثار احمد صاحب و سیٹھ عبد الصمد صاحب ۱۵۳۰/-
۱۳۔ ،، سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب غوری ۵۰۰/-
۱۴۔ خاندان مکرم مولوی محمد اسمٰعیل صاحب وکیل مرحوم ۱۹۴/-

بہار

۱۵۔ ،، سید محی الدین صاحب ایڈووکیٹ رانچی ۸۲۸/-
۱۶۔ ،، سید فضل احمد صاحب ڈی آئی جی پولیس پٹنہ ۲۵۵/-

کیرالہ

۱۷۔ ،، صدیق امیر علی صاحب کیرالہ ۱۰۱۵/-

(۲) فہرست احباب جو یکصد یا اس سے زیادہ ادا کر چکے ہیں

قادیان

۱۔ حضرت مولوی عبد الرحمٰن صاحب مع اہلبیت ۱۵۱/-
۲۔ محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب مع اہلبیت ۴۷۳/-
۳۔ مکرم سید محمد شریف صاحب ۱۳۴/-

کلکتہ

۴۔ ،، میاں محمود احمد صاحب گوب ۱۴۰/-
۵۔ ،، شرافت احمد صاحب ایڈووکیٹ ۱۲۰/-
۶۔ ،، حاجی منشی محمد شمس الدین صاحب ۴۴۸/-

حیدر آباد

۷۔ ،، احمد حسین صاحب مومن منزل ۱۰۵/-
۸۔ ،، سیٹھ حمید احمد صاحب ۱۹۱/-
۹۔ ،، فاضل کرم علی صاحب ۱۲۵/-
۱۰۔ ،، سیٹھ محمد بشیر الدین صاحب ۱۰۲/-

سکندر آباد

۱۲۔ ،، سیٹھ علی محمد الہ دین صاحب ۱۱۴/-
۱۳۔ ،، سیٹھ یوسف الہ دین صاحب ۱۸۸/-
۱۴۔ ،، مہر دین صاحب ۱۰۱/-
۱۵۔ ،، حافظ حاجی محمد الہ دین صاحب پی ایچ ڈی ۱۵۰/-

چنتہ کنٹہ

۱۶۔ ،، سیٹھ محمود احمد صاحب ۲۰۰/-

یادگیر

۱۷۔ ،، سیٹھ محمد نعمت اللہ صاحب غوری ۱۰۰/-
۱۸۔ ،، محمد عثمان صاحب پرنس ۱۰۰/-

بہار

۱۹۔ ،، سید شہاب احمد صاحب (حال کینیڈا) ۴۲۰/-
۲۰۔ ،، ڈاکٹر سید محمد یونس صاحب کلیو ۱۷۴/-

اڑیسہ

۲۱۔ ،، سید علام الدین صاحب سونگھڑہ ۱۵۰/-
۲۲۔ ،، مرزا آدم علی بیگ صاحب نیاگڑھ ۱۰۰/-

(باقی کالم نمبر ۱ پر)

(بقیہ فہرست کالم ۴)

کیرالہ

۲۳۔ مکرم ایم ابراہیم صاحب پینگاڈی ۱۰۱/-
۲۴۔ ،، عبد الجلیل صاحب ،، ۲۰۰/-
۲۵۔ ،، دی آسو صاحب کالیکٹ ۱۰۰/-

میسور

۲۶۔ حاجی بی ایم عبد الرحیم صاحب بنگلور ۱۳۶/-
۲۷۔ مکرم محمد صبغۃ اللہ صاحب بنگلور ۲۵۵/-
۲۸۔ ،، بی ایم بشیر احمد صاحب ،، ۱۲۹/-
۲۹۔ ،، سید مدار صاحب شیموگہ ۱۲۶/-

یو۔ پی

۳۰۔ مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب زبیری ایم۔ بی۔ بی۔ ایس شاہجہانپور ۲۰۰/-

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تحریک جدید — کشف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو پورا کرنیوالا ہے

جس کے ذریعہ جنت واجب ہوتی ہے اور موت کے ہزاروں سال بعد بھی ثواب ملتا رہیگا

از مکرم صلاح الدین صاحب ایم۔ اے وکیل المال تحریک جدید قادیان

مالی سال کے آغاز میں وصولی کی اہمیت

گو تحریک جدید کے سال کی دوسری ششماہی شروع ہے لیکن میزانیہ (بجٹ) کے لحاظ سے مالی سال کا پہلا مہینہ ہے۔ مالی سال کے آغاز میں کثیر اخراجات درپیش ہوتے ہیں اور تحریک جدید کا خزانہ بالکل خالی ہوتا ہے۔ خاص توجہ سے وصولی کی ضرورت ہے۔ ورنہ کام میں دقت پیدا ہونیکا خدشہ ہوتا ہے۔ وصولی کی اطلاع بالعموم نام بنام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں عرض کی جاتی ہے اور حضور دعا فرماتے ہیں۔ اور اپنے قلم مبارک سے یہ دعا "جزاکم اللہ" رقم فرماتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں کما حقہٗ اپنے فرائض سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین یا رب العالمین۔

چندہ تحریک جدید کی عظمت

سیدنا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے تحریک جدید کا آغاز فرمایا اور یہ تحریک آپ کی مبارک زندگی میں ہی مثمر ثمرات حسنہ تھی۔ اور آپ کے پاک خطبات میں ہمیشہ ہی اس کی عظمت و اہمیت کا ذکر نہایت واشگاف الفاظ میں ہوا ہے۔ جو احباب و عہدیداروں کو مستحضر رکھنے ضروری ہیں۔

مجاہدین کشف حضرت مسیح موعود والی پنجہزاری فوج

فرمایا "تحریک جدید میں چندہ دینے والے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پانچ ہزاری پیشگوئی کو پورا کرنے والے ہیں"۔

اسماء مجاہدین کی یادگاری کتابیں

"(انیس سال کے) ہر دور کے بعد ایک کتاب ...... میں تمام حصہ لینے والوں کے نام محفوظ کئے جا دیں۔ اور اس کتاب کو جماعت کی لائبریری اور مساجد میں رکھا جائے تاکہ آئندہ آنے والے اسے پڑھیں۔ اپنی قربانیوں کا اس سے مقابلہ کریں"۔ (خطبہ ۱۱/۲۷ ۳۳ ہش)

موت کے ہزاروں سال بعد ثواب

"ایک عظیم الشان جنگ ہے جو شیطان سے لڑی جانے والی ہے۔ جو لوگ اس میں حصہ لیں گے وہ اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی حاصل کریں گے ...... (اور وہ) اپنی موت کے ہزاروں سال بعد میں بھی ثواب حاصل کرتے چلے جائینگے"

اس اہم تحریک نے جنت واجب کر دی

"یہ تحریک اتنی اہم تھی کہ اگر ایک مرتے ہوئے باایمان انسان کے کانوں میں پہنچ جاتی تو اس کی رگوں میں بھی خون دوڑنے لگتا اور وہ سمجھتا کہ میرے خدا نے میرے مرنے سے پہلے ایک ایسی تحریک کا آغاز کرا کے اور مجھے اس میں حصہ لینے کی توفیق عطا فرما کر میرے لئے جنت کو واجب کر دیا"۔

اس چندہ کو بوجھ سمجھنے والو!

"ہر وہ شخص جو کہتا ہے کہ اس تحریک میں شمولیت اسکے لئے بوجھ ہے۔ میں اُسے کہتا ہوں کہ تم چپ رہو۔ جب تک خدا تمہارے ایمانوں کو درست نہ کر دے اس وقت تک تم ایک پائی چندہ مت دو۔ اور پھر دیکھو کہ خدا اس سلسلہ کے ساتھ کیا سلوک کر رہا ہے"۔

اپنی روحانی نسل جاری کرو

"جس طرح آپ لوگ کوشش کرتے ہیں کہ آپ کی جسمانی نسل جاری رہے اسی طرح آپ لوگوں کو یہ بھی کوشش کرنی چاہئے کہ آپ کی روحانی نسل جاری رہے ... (پس) ہر وہ شخص جو ...... دفتر اول میں حصہ لے چکا ہے وہ عہد کرے کہ کم سے کم ایک آدمی ایسا ضرور تیار کرے گا جو دفتر دوم میں حصہ لے"۔

مجالس انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنات کے فرائض

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے تحریک جدید کی ترقی کی ذمہ داری انصار اللہ پر ڈالی اور حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی اس کی تائید کرتے ہوئے اس چندہ کا معیار بلند کرنے اور دفتر دوم کے معیار کو ترقی دینے کی خصوصی ذمہ داری مجلس انصار اللہ کو سونپی۔ اور عہدیداروں اور لجنات اماء اللہ کو بھی خاص توجہ دینے کی تلقین فرمائی۔ اور یہ بھی ارشاد فرمایا کہ جو افراد چندہ تحریک کے جہاد میں شامل نہ ہوں۔ ماہ تبلیغ (فروری) میں ہر جماعت ہر ایسے شخص کے نام اور اسکی آمد سے صیغہ وکالت مال کو مطلع کرے۔ نیز فرمایا کہ

"میں امید کرتا ہوں کہ ...... خدام الاحمدیہ ...... حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد پر کان دھریں گے اور اپنے عمل سے ثابت کر دیں گے کہ حضور نے جو امید ان سے وابستہ کی تھی وہ اسے پورا کرنیوالے ہیں"۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کا ذیل کا ارشاد حضور نے بیان فرمایا:۔

"سب سے پہلے اُن (یعنی خدام الاحمدیہ) کے سپرد یہ کام کرتا ہوں اور امید رکھتا ہوں کہ وہ اپنے ایمان کا ثبوت دیں گے اور آگے سے بڑھ چڑھ کر حصہ لیں گے۔ اور کوئی نوجوان ایسا نہیں رہیگا جو دفتر ... (تحریک جدید) میں شامل نہ ہو اور کوشش کریں کہ ساری کی ساری رقم وصول ہو جائے"۔ (بدر ۲/۱۳ ہش)

سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کے سفرِ مغربی افریقہ کے مختصر کوائف

لیگوس (نائیجیریا) میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی اہم پریس کانفرنس

انسانیت کے احترام اور اقتصادی مسئلہ کے متعلق اسلامی تعلیم کی وضاحت

نائیجیریا میں سولہ ۱۶ سیکنڈری سکول اور چار ۴ میڈیکل سنٹر قائم کرنے کے فیصلہ کا اعلان

مکرم چوہدری محمد علی صاحب ایم اے اپنے خط بنام محترم صاحبزادہ مرزا مظفر احمد صاحب امیر مقامی ربوہ (مرسلہ از لیگوس۔ نائیجیریا) میں تحریر فرماتے ہیں:۔

۱۶ / اپریل ۱۹۷۰ء

پریس کانفرنس

فیڈرل ری پبلک ہوٹل کے میٹنگ ہال میں پریس کانفرنس ہوئی۔ اخبارات، ٹیلیویژن، ریڈیو اور نیوز ایجنسیوں کے اٹھارہ نمائندے شامل ہوئے۔ مکرم و محترم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب نے بتایا کہ یہاں کے اخبار نویس بہت تیز ہیں اور بہت سوال کرتے ہیں۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی زبانیں ایسی گنگ کیں کہ کافی دیر تک خاموش بیٹھے رہے تب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے خود ہی انگریزی میں فرمایا کہ دنیا کے سامنے اس وقت دو بڑے مسائل ہیں۔ ایک مسئلہ انسانیت کے احترام کو قائم کرنے کا ہے دوسرا مسئلہ اقتصادی ہے میرے نزدیک انسان کا احترام قائم کرنا اور اس کو صحیح منصب دلانا دوسرے سوال کی نسبت زیادہ اہم ہے۔ انسان کا احترام نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہی کے ذریعے قائم ہوا۔ حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں بھی تمہارے جیسا انسان ہوں۔ یہ ارشاد فرما کر ہر انسان کی ہمیشہ کے لئے تکریم اور عزت قائم فرما دی مَآ اَنَا اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُکُمْ انسانیت کی توقیر کا چارٹر ہے۔

دوسرا مسئلہ اقتصادی ہے۔ میں نے اقتصادیات کا مطالعہ کیا ہے اور معروف اور مستند مفکرین مارکس وغیرہ کی Original کتب پڑھی ہیں۔ مارکس اور اینگلز نے کہہ تو دیا کہ ہر شخص سے اس کی قابلیت کے مطابق اور ہر شخص کو اس کی ضروریات کے مطابق —— لیکن ضرورت کی کوئی تسلی بخش تعریف کسی نے بھی نہیں کی۔ قرآن ضرورت کی بجائے حق کا لفظ استعمال کرتا ہے۔ قرآن کہتا ہے کہ ایک انسان کے حقوق سے مراد یہ ہے کہ اس کی شخصیت کی تمام صلاحیتوں کی پوری نشوونما ہر انسان کا حق ہے۔ لیکن جسمانی ذہنی اخلاقی اور روحانی صلاحیتوں کی پوری نشوونما کرنا جہاں ہر انسان کا حق ہے اور یہ حق قرآن کریم ہر انسان کو دیتا ہے وہاں اس نشوونما میں تساہل یا کسی قسم کی روک ڈالنا اسلام میں گناہ ہے اور اس نشوونما میں ممد ہونا نیکی۔ یہ آسمانی نظریہ ہر خود ساختہ نظریہ سے بہتر ہے اور ضرورت کو حق کہہ کر انسان کے احترام کو قائم کرتا ہے اور اس کے اقتصادی مسائل کا بہترین حل پیش کرتا ہے۔

سوال:۔ کیا اسلام نے انسان کا احترام قائم کیا ہے؟

جواب:۔ یقیناً کیا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے خلفائے راشدین کے زمانے میں عملاً قائم ہوا۔ اب پھر آپ کے بروزِ کامل اور روحانی فرزند مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعے قائم ہونے والا ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں آپ ہی کی قوم کے ایک شخص بلال رضی تھے۔ فتح مکہ کے موقع پر حضور صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا سردارانِ مکہ جو حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ پر مظالم ڈھایا کرتے تھے اگر معافی کے خواستگار ہوں تو وہ بلال رضی کے جھنڈے کے نیچے پناہ لے سکتے ہیں۔ جماعتِ احمدیہ نے بھی یہ فرق مٹا دیا ہے۔ جماعت کی اس خصوصیت کو بیان کرنا مشکل ہے۔ یہ خصوصیت یقیناً موجود ہے خود مساجد میں ہمیں یہی سبق ملتا ہے۔ اگر امیر ترین آدمی مسجد میں بعد میں آئے تو غریب ترین آدمی کے پیچھے کھڑا ہوگا۔ اسے یہ حق حاصل نہیں ہے کہ وہ آگے بیٹھنے کا مطالبہ کرے۔ میرے خیال میں مسلمانوں نے ابھی تک اسے یہ حق نہیں لینے دیا۔

سوال:۔ اسلام نے زکوٰۃ اور احسان کا جو حکم دیا ہے وہ آپ کے بیان فرمودہ اصول کہ ہر شخص کو اپنی صلاحیتیں کمال تک پہنچانے کے لئے زیادہ سے زیادہ کا حق ہے، متصادم نہیں ہوتا؟

جواب:۔ نہیں۔ احسان وہاں سے شروع ہوتا ہے جہاں میرے ذکر کردہ حق کا حصول ختم ہوتا ہے۔ اسلئے Generosity یا احسان اس کے ماتحت نہیں آتا۔ یہ حق تو Must ہے۔ فِیْٓ اَمْوَالِھِمْ حَقٌّ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ

سوال:۔ اسلام کے مختلف فرقوں میں کیا اصولی اختلاف ہے؟

جواب:۔ کوئی اصولی اختلاف نہیں سب ایک اللہ کو مانتے ہیں۔ قرآن کو دائمی شریعت تسلیم کرتے ہیں۔ نہ اس میں کچھ شامل کیا جا سکتا ہے نہ خارج کیا جا سکتا ہے۔ سب نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبیین تسلیم کرتے ہیں۔ قبلہ سب کا ایک ہے۔ بنیادی اختلاف کوئی نہیں۔ تفاصیل میں اختلاف ہے اور یہ فقہ کا اختلاف ہے۔ یہاں حضرت امام مالک رح کو مانتے ہیں۔ اسی طرح ہماری فقہ ہے۔ فقہ میں اختلاف جائز ہے۔ حضرت امام ابوحنیفہ کے اپنے شاگردوں نے ان سے اختلاف کیا ہے

اسلام کا حکم ہے کہ دوسروں کے جذبات کو مجروح نہ کرو۔ اسلام یہ نہیں کہتا کہ مسلمانوں کے [illegible]ت کو مجروح نہ کرو۔ بلکہ یہ کہتا ہے ان [illegible] کے جذبات کی توہین بھی نہ کرو جو اللہ تعالیٰ [illegible] وجود کے ہی قائل نہیں۔ اصل مذہب یہی ہے کہ [illegible] شخص کے حقوق کی حفاظت ہو۔ اسلام یہ نہیں کہتا کہ مسلمانوں سے سود مت لو بلکہ یہ کہتا ہے کسی سے سود مت لو۔ کتنا عظیم مذہب ہے اسلام کے ذریعے بنی نوع انسان زندہ رہے گا۔ ہم احمدیوں سے اللہ تعالیٰ نے یہ وعدہ فرمایا ہے اور ہم سمجھتے ہیں کہ ہم بنی نوع انسان کے خادم ہیں۔ ہمیں کسی لیڈری کی ضرورت ہے نہ دعوٰے۔ ہم تو انسانیت کے عاجز خادم ہیں

سوال:۔ آپ نے فرمایا ہے کہ اسلامی نقطۂ نگاہ سے ہر فرد کو اس کی صلاحیتوں کی پوری نشوونما کے لئے ہر سہولت ملنی چاہیئے اور یہ اس کا حق ہے۔ کیا اس کا یہ مطلب ہے کہ اسلام امیروں سے لے کر غریبوں کو دینے کا حکم دیتا ہے؟

جواب:۔ اگر کوئی فرد رضاکارانہ طور پر دوسرے افراد کا حق نہیں دیتا تو حکومت کو پورا اختیار ہے کہ وہ اس حق کی حفاظت کرے

سوال:۔ اس لحاظ سے کیا سرمایہ دارانہ نظام اسلام کے منافی ہے۔

جواب:۔ سرمایہ دارانہ نظام یا اشتراکیت کے نظام یا سوشلزم کے نظام میں کوئی زیادہ فرق نہیں۔ سبھی اسلام کی تعلیم کے منافی نظام ہیں۔ اسلام کا راستہ میانہ روی اور اعتدال کا ہے

سوال:۔ کچھ مسلمان ممالک میں عورتوں کو مردوں کے مساوی حقوق نہیں دئے جاتے بعض مسلمان ممالک میں عورتوں کو ووٹ دینے کا حق حاصل نہیں کیا یہ اسلامی تعلیم کے مطابق ہے؟

جواب:۔ اسلامی قانون کی نظر میں سب برابر ہیں۔ اب میں آپ کے سوال کے مقابلے پر ایک سوال کرتا ہوں۔ آپ کی مساوات سے کیا مراد ہے؟ برابر کے حقوق کا کیا مطلب ہے۔ آپ کے ذہن میں اس کا صحیح مفہوم اور تعریف قائم ہونی چاہیئے۔ تاکہ کسی صحیح نتیجے پر پہنچا جا سکے۔ آپ نے مردوں اور عورتوں کے مساوی حقوق کا تذکرہ کیا ہے۔ آپ کی اس سے کیا مراد ہے؟ کیا یہ مراد تو نہیں کہ عورتوں کی طرح مردوں کو بھی بچے پیدا کرنے کا حق ملنا چاہیئے؟

اخبار نویس کا جواب:۔ جناب والا! میری مراد ہے کہ بنیادی حقوق یکساں ہوں

ارشاد حضور:۔ دراصل بنیادی حقوق یہی ہیں کہ ہر فرد کو اپنی صلاحیتوں کی پوری نشوونما کے لئے پوری آسانی اور آزادی حاصل ہو۔ یہ میں نے پہلے بیان کر دیا ہے اس میں مرد بھی شامل ہیں اور عورتیں بھی۔ بچے بھی شامل ہیں اور بوڑھے بھی۔ بچوں ہی کو لے لیں۔ بچے کو اور غذا کی ضرورت ہوتی ہے اور بوڑھے کو اور غذا کی۔ یہ مناسب نہیں ہوگا کہ ہم کہیں کہ بچوں اور بوڑھوں کو ایک ہی طرح کی غذا دی جائے، ورنہ مساوات ٹوٹ جائے گی۔ اسی طرح عورتوں کی خداداد صلاحیتوں کی پوری پوری نشوونما ہونی چاہیئے۔ مردوں کی خداداد صلاحیتوں کی بھی پوری نشوونما ضروری ہے۔

جہاں تک ووٹ کے حق کا سوال ہے سوئٹزرلینڈ کی عورتیں ووٹ کا حق استعمال نہیں کرنا چاہتیں وہ کہتی ہیں کہ ووٹ ہمارا حق

ہی نہیں۔ پس آپ کیسے کہہ سکتے ہیں کہ ان کا حق ہے۔ جب وہ کہتی ہیں کہ ہمارا یہ حق نہیں۔ دوسری جنگِ عظیم تک فرانس میں بھی عورتوں کو ووٹ دینے کا حق حاصل نہ تھا۔ پس اسلام عورتوں کی ترقی کے راستہ میں حائل نہیں ہوتا۔ ہمارے اپنے خاندان میں کئی عورتیں بڑی بڑی سکالر ہیں میری ایک عزیزہ یونیورسٹی کے ایک امتحان میں اوّل آئیں۔ میری ایک اور بہن ایک اور امتحان میں اوّل آئیں۔ ہم سب پردہ کرتے ہیں۔ میری بیگم جو اس سفر میں میرے ساتھ ہیں پردہ نشین خاتون ہیں لیکن پورے طور پر تعلیم یافتہ ہیں وہ زندگی میں اپنے مفوضہ فرائض کو پورے طور پر بجا لاتی ہیں۔ بحیثیت بیوی کے، ماں کے بہن کے۔ بحیثیت ایک انسان کے۔ یہ ایک وہم ہے کہ پردہ عورتوں کی ترقی کے راستے میں روک ہے۔ اس وہم کو ہمارے خاندان نے اور دوسرے ہزاروں خاندانوں نے غلط ثابت کر دیا ہے۔

حضور نے عربی کا ایک شعر پڑھا جس کا مفہوم یہ تھا کہ ایک خاتون شاعرہ کہتی ہیں

میرے پردے نے زندگی کے دشوار ترین مرحلوں میں مجھے مردوں کو شکست دینے سے نہیں روکا

حضور نے پریس کانفرنس میں اعلان فرمایا کہ جماعت احمدیہ، نائیجیریا میں سولہ سیکنڈری سکول (جو پاکستان میں انٹرمیڈیٹ کالج کہلاتے ہیں) اور چار میڈیکل سنٹر جاری کر رہی ہے۔ اس سکیم کا نام سکیم Leap Forward رکھا گیا ہے۔ اس کا خرچ انشاء اللہ نائیجیریا کی احمدیہ جماعتیں برداشت کریں گی۔ اس کے علاوہ مغربی افریقہ کے عوام کو عربی زبان سکھانے اور ان کی علمی تہذیب و ترقی کی رفتار کو تیز تر کرنے کے لئے بعض اور سکیمیں بھی زیرِ غور ہیں۔ ان میں سے ایک براڈ کاسٹنگ سٹیشن کی تجویز ہے جو مغربی افریقہ کے ممالک نائیجیریا۔ گھانا۔ آئیوری کوسٹ گیمبیا سیرالیون میں سے کسی ایک میں ہوگا عربی زبان کے ابتدائی بول چال کے فقروں کے دوسری زبانوں کے ترجمے کے ایسے سیٹ بھی بنائے جا رہے ہیں جن کو سیکھنے کے بعد عربی سیکھنے اور اسے بول چال میں استعمال کرنے میں آسانی ہو جائے گی۔

یہ پریس کانفرنس ڈیڑھ گھنٹے سے زیادہ عرصے تک جاری رہی۔ نامہ نگار بڑے ادب سے سوال پوچھتے رہے۔ بلکہ شروع شروع میں ایسے مہر بلب تھے کہ حضور نے فرمایا کہ معلوم ہوتا ہے آپ نے Division of Labour یعنی تقسیم کار کر لی ہے۔ کہ میں بولوں اور آپ سنیں۔ جیسے کہ میں اوپر درج کر چکا ہوں کہ یہ کیفیت غیر معمولی تھی۔ ورنہ یہاں کے اخبار نویس پریس کانفرنسوں میں سوالات کی بوچھاڑ کر دیا کرتے ہیں

— الحمد للہ —

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کا سیرالیون کے دارالحکومت فری ٹاؤن میں ورودِ مسعود

ملک کے کونہ کونہ سے آئے ہوئے احباب، وزراء مملکت اور دیگر سربرآوردہ حضرات کی طرف سے پرجوش و والہانہ استقبال

ریڈیو سیرالیون نے حضور کے استقبال کا آنکھوں دیکھا حال رواں تبصرہ کی شکل میں نشر کیا

جملہ احبابِ جماعت کے نام حضور ایدہ اللہ کی طرف سے محبت بھرے سلام کا بیش بہا تحفہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مغربی افریقہ کے ممالک نائیجیریا، گھانا، آئیوری کوسٹ، لائیبیریا اور گیمبیا میں احمدیہ مشنوں اور چیدہ چیدہ شہروں کی احمدیہ جماعتوں کا دورہ فرمانے اور ان سب ممالک میں استقبالیہ تقاریب میں شرکت، مملکتوں کے سربراہوں سے ملاقات، دانشوروں اور اہلِ علم حضرات سے خطاب، عام پبلک لیکچروں خطباتِ جمعہ نیز پریس کانفرنسوں، ریڈیو اور ٹیلیویژن کے ذریعہ اسلام کا پیغام نہایت کامیابی سے پہنچانے کے بعد اب سیرالیون کے دارالحکومت فری ٹاؤن پہنچ چکے ہیں۔

چنانچہ مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب فری ٹاؤن سے اپنے کیبل گرام مرسلہ ۱۵ر مئی کے ذریعہ مطلع فرماتے ہیں کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز گیمبیا کا تبلیغی دورہ بہت کامیابی اور خیر و خوبی کے ساتھ مکمل کرنے کے بعد ۵ر مئی کو ایک بجے بعد دوپہر گیمبیا کے دارالحکومت باتھرسٹ سے بذریعہ ہوائی جہاز بخیریت سیرالیون کے دارالحکومت فری ٹاؤن میں ورود فرما ہوئے

فضائی مستقر پر ملک کے کونہ کونہ سے آئے ہوئے احمدی احباب نے اپنے آقا ایدہ اللہ کا نہایت پرجوش اور والہانہ طریق پر استقبال کیا۔ علاوہ ازیں وزیر اعظم سیرالیون کے ذاتی نمائندہ نے بھی فضائی مستقر پر پہنچ کر حضور کو نہایت پُرتپاک طریق پر خوش آمدید کہا۔ اور حضور کی تشریف آوری پر مسرت کا اظہار فرمایا۔ مزید برآں سیرالیون کے وزراء مملکت، دیگر سربرآوردہ حضرات اور معززینِ شہر خاصی بڑی تعداد میں حضور کو خوش آمدید کہنے اور حضور کا استقبال کرنے کی غرض سے تشریف لائے ہوئے تھے۔

حضور کے استقبال کا منظر بہت دلکش اور ایمان افروز تھا۔ ریڈیو سیرالیون نے حضور کے استقبال کا آنکھوں دیکھا حال رواں تبصرہ کی شکل میں نشر کیا۔ جو ملک بھر میں بڑی دلچسپی اشتیاق اور خوشی کے ساتھ سنا گیا فری ٹاؤن پہنچنے کے بعد حضور نے ایک پریس کانفرنس میں ملک کے اخباری نمائندوں سے خطاب فرمایا اور ان کے سوالات کے جوابات دئے

حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ جملہ احبابِ جماعت کو محبت بھرا سلام بھجواتے ہیں

احبابِ کرام خاص توجہ اور درد و الحاح سے دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضلِ خاص کے نتیجہ میں سفر و حضر میں حضور کا حافظ و ناصر ہے حضور کو قدم قدم پر اپنی خاص تائید و نصرت اور غیر معمولی برکات سے نوازے اور حضور کے کلمات اندارشادات میں وہ جذب اور اثر پیدا کرے کہ اہلِ افریقہ کے دل بے اختیار اسلام کی طرف کھنچے چلے آئیں اور وہ اسلام کی ٹھنڈی چھاؤں اور خدا کی امان کے سایہ میں جمع ہونے کے لئے اس طرح دیوانہ وار دوڑے چلے آئیں کہ ہم یدخلون فی دین اللہ افواجاً کا نظارہ اپنی زندگیوں میں اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔

احباب حضور ایدہ اللہ کی بخیر و عافیت اور کامیاب و کامران مراجعت کے لئے بھی خاص توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں ؟

سیرالیون بقیہ صـ۶

احمدیت کی طرف سے جانے والے ہر نمائندے کو وہاں کے لوگ خاص عزّت کی نگاہ سے دیکھتے ہیں۔ ۱۹۶۵ء کا سال جماعت میں ایک خاص اہمیت کا حامل ہے جب کہ حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب وہاں دورہ پر تشریف لے گئے۔ اس دورے کے نہایت خوشکن نتائج پیدا ہوئے اور جماعت کے لوگ اس موقع کی یاد کو ایک قیمتی سرمایہ کے طور پر سمجھتے تھے۔ مگر اب یہ ان کی کتنی خوش نصیبی اور خوش بختی ہے کہ ان کا امام جس کو دیکھنے کے لئے وہ بیتاب تھے خود چل کر ان کے پاس پہنچ گیا ہے۔ اس سے ان کی برسوں پرانی دلی تمنا بر آئی ہے۔ اس موقع پر وہ کس قدر خوش ہوں گے اس کا بیان الفاظ میں ممکن نہیں خلیفۂ وقت کو ایک نظر دیکھنے کے وہ کس قدر شائق تھے اس کا اندازہ آپ اس ایک واقعہ سے لگا سکتے ہیں کہ ۱۹۶۵ء میں جب الٰہی مشیت کے ماتحت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ ہم سے جدا ہوئے خاکسار ان دنوں سیرالیون میں تھا ایک روز جبکہ حضور کی وفات کو قریباً ایک ہفتہ گزر چکا تھا میں نے مسجد میں ایک مخلص معمر احمدی دوست الفا سعید بنگورا کو بہت ہی اداس اور مغموم بیٹھے ہوئے دیکھا۔ میں نے جو اُن کی خاموشی کا سبب دریافت کیا تو اُن کی آنکھوں میں بے اختیار آنسو اتر آئے۔ اور بھرّائی ہوئی آواز میں کہنے لگے کہ کچھ نہیں بس یونہی سوچ رہا تھا کہ اگر مجھ میں مالی استطاعت ہوتی تو میں نے کب کا پاکستان جا کر اپنے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا ہوتا۔

یہ تو ایک دوست کا واقعہ ہے بلاشبہ اور بھی بہت سی روحیں اس لمحہ کا نہایت بیقراری سے انتظار کر رہی تھیں کہ کب ان کا محبوب و مخدوم آقا ان کے پاس پہنچے آج ان کی خواہش بر آئی ہے۔ ہمیں دعا کرنی چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ حضرت اقدس کے اس دورے کے نہایت ہی بہترین نتائج پیدا فرمائے اور اس کے ذریعہ جماعت کی ترقی کے لئے اسباب پیدا فرمائے اور اپنوں اور بیگانوں کو اس کی برکات سے متمتع فرمائے

آمین ثم آمین

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو پاک کرتی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث کی سیرالیون کے قائمقام گورنر جنرل اور وزیر اعظم سے ملاقاتیں

حضور کے اعزاز میں جماعت کی طرف سے وسیع پیمانہ پر استقبالیہ تقریب کا انعقاد

تقریب میں وزراء مملکت، سفارتی نمائندوں، مسلمان ائمہ اور دیگر سربرآوردہ حضرات کی شرکت

استقبال کے مناظر ٹیلیویژن پر دکھائے گئے۔ قومی پریس میں اور ریڈیو پر حضور انور کی تشریف آوری کا غیر معمولی چرچا

جیسا کہ احباب جماعت کو علم ہے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز مغربی افریقہ کے ممالک یعنی علی الترتیب نائیجیریا۔ گھانا۔ آئیوری کوسٹ۔ لائبیریا اور گیمبیا کا نہایت کامیاب تبلیغی دورہ فرمانے کے بعد ۵ رمئی سے سیرالیون کے دارالحکومت فری ٹاؤن میں قیام فرما ہیں۔ اور اہل سیرالیون تک اسلام کا پیغام پہنچانے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔

یہ خبر پہلے شائع ہو چکی ہے کہ ریڈیو سیرالیون نے فضائی مستقر پر حضور ایدہ اللہ کے پرجوش اور والہانہ استقبال کا آنکھوں دیکھا حال رواں تبصرہ کی شکل میں نشر کیا۔ بعد میں حضور نے ایک پریس کانفرنس میں اخباری نمائندوں سے خطاب فرمایا۔ اور اسلام کی لازوال و بے مثال تعلیم کے متعلق ان کے متعدد سوالوں کے جواب دیئے۔

اب مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے فری ٹاؤن سے اپنے کیبل مرسلہ ۷ رمئی کے ذریعہ اطلاع دی ہے کہ حضور ایدہ اللہ نے سیرالیون کے قائمقام گورنر جنرل اور وزیر اعظم سے علیحدہ علیحدہ ملاقات فرمائی سیرالیون کی ان دو سربرآوردہ اور اہم شخصیتوں سے حضور ایدہ اللہ کی ملاقاتوں کو قومی خبروں میں خاص اہمیت دی گئی۔ اور انہیں بہت نمایاں طور پر شائع اور نشر کیا گیا۔

بعد میں اسی روز سہ پہر کو جماعت احمدیہ سیرالیون نے حضور ایدہ اللہ کے اعزاز میں برٹش کونسل ہال میں بہت وسیع پیمانہ پر ایک استقبالیہ تقریب کا اہتمام کیا جس میں ملک کی نامور اور ممتاز شخصیتوں اور مختلف شعبہ ہائے زندگی سے تعلق رکھنے والے سربرآوردہ حضرات نے بہت کثیر تعداد میں شرکت کی۔ حکومت سیرالیون کی نمائندگی ملک کے وزیر خارجہ نے کی۔ علاوہ ازیں مملکت سیرالیون کے وزراء۔ مختلف ملکوں کے سفارتی نمائندے۔ مسلمان ائمہ۔ دیگر زعماء کنیسیائے سیرالیون کے سربرآوردہ افراد اور دیگر معززین بھی تشریف لائے ہوئے تھے۔ اس تقریب میں ان سب حضرات کو حضور ایدہ اللہ سے ملاقات کرنے اور حضور کے ارشادات سے مستفیض ہونے کا شرف حاصل ہوا۔

ایک روز قبل سیرالیون کے فضائی مستقر پر حضور کا جو شایانِ شان والہانہ استقبال ہوا تھا اور ریڈیو سیرالیون نے جس کا آنکھوں دیکھا حال رواں تبصرہ کی شکل میں نشر کیا تھا اسی رات ٹیلیویژن پر بھی اس کے دلکش مناظر دکھائے گئے۔ سیرالیون کے قومی اخبارات حضور ایدہ اللہ کی تشریف آوری اور اہم تبلیغی اور جماعتی مصروفیات کی خبریں نمایاں طور پر شائع کر رہے ہیں اور اسی طرح ریڈیو سیرالیون سے بھی حضور کی مصروفیات کی خبریں برابر نشر ہو رہی ہیں بے پناہ مصروفیت کے باوجود حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

احباب جماعت بالالتزام دعاؤں میں لگے رہیں کہ اللہ تعالیٰ سفر و حضر میں حضور کا حافظ و ناصر رہے۔ اللہ تعالیٰ کی خاص تائید و نصرت ہر ہر قدم پر ہمیشہ حضور کے شامل حال رہے اور حضور تائید و توفیق الٰہی مغربی افریقہ میں اسلام کا بول بالا کر کے اور اہل افریقہ کو اسلام کا والہ و شیدا اور برگزیدہ بنا کر کامرانی سے بخیریت واپس تشریف لائیں۔

ابادان میں دانشوروں اور اہل علم حضرات سے حضور ایدہ اللہ کا بصیرت افروز خطاب

اسلام کی رو سے علمی ترقی کی جدوجہد میں دعا کو بنیادی اہمیت حاصل ہے

خدا پر ایمان نہ رکھنے والے سائینسدانوں کو بھی غیر شعوری طور پر غیب سے رہنمائی کا طالب ہونا پڑتا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ۱۳ راپریل ۱۹۷۰ء کو نائیجیریا کے شہر ابادان میں انگریزی زبان میں ایک نہایت ہی پُر معارف اور بصیرت افروز تقریر ارشاد فرماتے ہوئے اس امر کو تفصیل سے واضح فرمایا کہ اسلام نے علم حاصل کرنے اور اس میں ترقی کرتے چلے جانے کی ساعی کو بارآور اور مثمر ثمرات بنانے کے ایک خاص طریق کی نشاندہی فرمائی ہے۔ اور وہ ہے سرچشمۂ علوم یعنی خدائے حی و قیوم کے حضور مسلسل دعا کے ذریعہ استمداد و استعانت کا انتہائی بابرکت طریق۔

حضور نے یہ واضح فرمانے کے بعد کہ ہمیشہ ہی شعوری یا غیر شعوری دعا کے ذریعہ علمی اشکال حل ہونے اور علمی گتھیاں سلجھتی ہیں اور یہ کہ دعا کے نتیجہ میں ہی ترقی علوم کی نئی نئی راہیں کھلتی ہیں، ابادان یونیورسٹی کے طلباء کو توجہ دلائی کہ وہ خود اس راہ میں قدم رکھ کر اور باقاعدہ تجربہ کر کے دیکھیں اور اطمینان حاصل کریں کہ علمی مساعی کو بارآور اور مثمر ثمرات بنانے کے سلسلہ میں اسلام نے جو طریق پیش کیا ہے وہ دوسرے تمام طریقوں سے افضل ہوتے ہوئے بہترین طریق ہے یا نہیں

حضور ایدہ اللہ کا یہ ٹھوس پُر مغز اور نہایت درجہ بصیرت افروز لیکچر ابادان کے ماپو ہال (Mapo Hall) میں ہوا۔ اس موقع پر ملک کے نامور دانشور، ابادان یونیورسٹی کے اساتذہ و طلباء اور دیگر اہل علم حضرات بہت کثیر تعداد میں آئے ہوئے تھے۔ انہوں نے حضور کا لیکچر بہت دلچسپی توجہ اور انہماک سے سُنا اور وہ سب تحصیل علم کے سلسلہ میں اسلامی تعلیم کی فضیلت اور امتیازی خصوصیات پر مشتمل حضور کے بیش قیمت ارشادات سے مستفیض ہوئے۔

اپنے خطاب کے آغاز میں حضور نے ایک عظیم سرزمین کے عظیم فرزندوں سے ملنے اور ان سے باتیں کرنے کا موقع میسر آنے پر خوشی اور مسرت کا اظہار فرمایا۔ حضور نے انہیں مخاطب کرتے ہوئے فرمایا مجھے آپ لوگوں کا مستقبل بہت زیادہ روشن اور درخشندہ نظر آ رہا ہے میں محسوس کرتا ہوں کہ افریقہ میں بادِ صبا کے مانند ایک عجیب خوشگوار ہوا چلنی شروع ہو چکی ہے۔ یہ ہوا ایک نئی تبدیلی کے آثار سے اور نئی امیدوں اور امنگوں سے بھرپور و معمور ہے یہ اہل افریقہ کو ایک نئی بیداری، اور نئے حوصلوں سے ہمکنار کرنے والی ہے۔ اور ایسے نئے شواہد کی آئینہ دار ہے کہ جن سے اہل افریقہ کے حق میں اللہ تعالیٰ کے خوش آیند مقدرات کی نشاندہی ہوتی ہے۔

اس کے بعد حضور نے واضح فرمایا کہ علمی ترقی کی جدوجہد کس قدر اہم ہے اور اس جدوجہد کو کامیابی سے جاری رکھنے اور اسے مثمر ثمرات بنانے کا اسلامی طریق کیا ہے۔ حضور نے فرمایا اس میں شک نہیں کہ علمی میدان میں ترقی کرنے اور کرتے چلے جانے کے لئے جدوجہد کرنا دنیا بھر کے نوجوانوں کا خصوصی حق ہے لیکن یہ جاننا ضروری ہے کہ سچائی یا صداقت ہی علم کا نچوڑ ہوتی ہے نیز اسے حقائق کے نام سے بھی تعبیر کیا جاتا ہے اس کی تلاش میں کوشاں رہنے اور کامیابی سے ہمکنار ہونے اور درجہ بدرجہ ہوتے چلے جانے کے لئے اسلام نے ایک خاص طریق تجویز کیا ہے میں آپ کو اس امر کی طرف متوجہ کرنا چاہتا ہوں کہ آپ اس طریق کو اپنائیں اور پھر تجربہ کر کے

دیکھیں کہ کتنی جد وجہد کے بار آور ہونے کے لحاظ سے یہ بہترین طریق ہے یا نہیں۔

خطاب جاری رکھتے ہوئے حضور نے فرمایا علمی ترقی کے لئے عام جد وجہد کے علاوہ اسلام نے جس طریق کی طرف ہماری رہنمائی کی ہے وہ ہے دعا کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی مدد اور نصرت حاصل کرنے کا طریق۔ ہمارا نظریہ یہ ہے کہ ایسے وقتوں میں جب کہ علمی تحقیق کے دوران تمام راستے مسدود نظر آنے لگتے ہیں اور عقل انسانی اور بے بس ہو کر رہ جاتی ہے تو علم حقیقی تک رسائی دعا کے ذریعہ ہی ہوتی ہے۔ بڑے بڑے دریافت کنندہ موجد اور عظیم سائنسدان ایسے گزرے ہیں جنہوں نے دعا کے ذریعہ عقدہ کشائی کی گواہی دی ہے۔ اس میں شک نہیں کہ بہت سے ایسے سائنسدان ایسے بھی گزرے ہیں اور اب بھی موجود ہیں جو سرے سے اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایمان ہی نہیں رکھتے اور نہ ہی وہ دعا اور اس کی اہمیت کے قائل ہیں۔ لیکن یہ بھی ایک ناقابلِ تردید حقیقت ہے کہ ایسے موجدوں اور سائنسدانوں کو بھی بسا اوقات غیب کے دروازہ کو اس درخواست کے ساتھ کھٹکھٹانا پڑا ہے کہ وہ اپنے غیب کے راز ان پر منکشف کرکے ان کی عقدہ کشائی کرے مشکل وقت میں غیبی مدد کے لئے ان کی یہ تڑپ اور لگن اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایمان رکھنے والے کی دعا سے بلحاظ مقصد و مدعا چنداں مختلف نہیں ہوتی۔ ایمان رکھنے والا یقین پر قائم ہو کر خدا تعالیٰ سے امداد کرتا اور اس کی جانب سے اپنی مراد پاتا ہے۔ برخلاف اس کے ایک دہریہ سائنسدان یا موجد اپنے حقائق کی تلاش میں سرگرداں ہوتے ہوئے جب ایک مقام پر رک جاتا ہے اور عقل سے اسے کوئی مدد نہیں مل رہی ہوتی تو غیر شعوری طور پر طبعاً اس کے اندر یہ خواہش پیدا ہوتی ہے کہ غیب سے اس کی گتھی کے سلجھنے کے سامان ہوں تا ظلمت کے دور ہونے سے راستہ پھر روشن ہو جائے۔ اور وہ آگے قدم بڑھا سکے اس کی یہ خواہش اس کے بحز پر دال ہوتے ہوئے ایک حد تک دعا ہی کا رنگ اپنے اندر لئے ہوتی ہے۔ خدا جو ارحم الراحمین ہے اس کی مشکل کو بھی آسان کر دیتا ہے۔

پس دعا اللہ تعالیٰ کی ہستی پر ایمان رکھنے والا بھی مانگتا ہے اور جو ایمان نہیں رکھتا وہ بھی مانگتا ہے گو دونوں کے دعا مانگنے کے طریق مختلف ہوتے ہیں۔ ایمان نہ رکھنے والا لاعلمی میں دعا مانگ رہا ہوتا ہے اور ایمان رکھنے والا یقین اور اعتماد کے ساتھ اپنے قادر و توانا خدا کو پکار رہا ہوتا ہے۔ الغرض دونوں ہی دعا کر رہے ہوتے ہیں اور دونوں ہی کی دعائیں قبولیت کے شرف سے نوازی جا رہی ہوتی ہیں لیکن دونوں کے طریق دعا اور ان کی قبولیت میں زمین و آسمان کا فرق ہوتا ہے۔

ہم اس فرق کو سمجھتے ہوئے آپ صاحبان کو یقین اور اعتماد والی دعا کی اہمیت، اس کی تاثیر اور عظیم الشان برکات سے مستفیض ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ تا اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کی تائید و نصرت اور رہنمائی آپ کو حاصل ہو اور نت نئے علوم کے دروازے آپ کے لئے کھلتے چلے جائیں اور ان میں ترقی کی نئی نئی راہیں روشن ہوتی چلی جائیں۔ دعا وہی موثر اور مثمر ثمرات ہوتی ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کی قدرتوں کی صحیح معرفت کے زیر اثر پورے عجز اور انکسار کے ساتھ کی جائے

(مکمل متن کسی آئندہ اشاعت میں شائع ہوگا۔ انشاء اللہ تعالیٰ)

سیرالیون کے قائمقام گورنر جنرل کی طرف سے حضور انور کے اعزاز میں سرکاری ضیافت کا اہتمام

ضیافت میں اعلیٰ حکام و افسران، سربرآوردہ حضرات اور دیگر معززین کی شرکت

فری ٹاؤن کے احمدیہ سیکنڈری سکول کا معائنہ۔ اسلامیات میں اول رہنے والے طالب العلم کیلئے طلائی تمغہ اور بہترین طالب العلم کیلئے سکالرشپ کا اجراء

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جب مغربی افریقہ کے ممالک نائیجیریا، گھانا، آئیوری کوسٹ، لائبیریا اور گیمبیا کا نہایت کامیاب دورہ فرمانے کے بعد جب ۵ مئی کو سیرالیون کے دارالحکومت فری ٹاؤن پہنچے تو فضائی مستقر پر حضور کا جو پرجوش اور والہانہ استقبال ہوا۔ اور جماعت احمدیہ سیرالیون کی طرف سے حضور انور کے اعزاز میں جو شاندار استقبالیہ تقریب منعقد ہوئی اس کی رپورٹ مرسلہ از پرائیویٹ سیکرٹری صاحب بدر کے اسی شمارے میں کسی دوسری جگہ شائع ہو رہی ہے۔

مکرم پرائیویٹ سیکرٹری صاحب نے اپنے کیبل مورخہ ۸ مئی مرسلہ از فری ٹاؤن میں اطلاع دی ہے کہ ۷ مئی کو سیرالیون کے قائمقام گورنر جنرل ہز ایکسی لینسی بانجا تیجانسی نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے اعزاز میں ایوانِ حکومت (سٹیٹ ہاؤس) میں وسیع پیمانہ پر ضیافت کا اہتمام کیا۔ جس حکومت کے سربرآوردہ حضرات۔ اعلیٰ حکام و افسران اور دیگر معززین نے بھی شرکت کی

اسی روز حضور انور نے فری ٹاؤن کے احمدیہ سیکنڈری کا معائنہ بھی فرمایا۔ سکول میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تشریف آوری پر سکول کے ہیڈ ماسٹر صاحب ممبران سٹاف اور جماعت کے بعض سرکردہ احباب نے حضور کا استقبال کیا

سکول کا معائنہ فرمانے کے علاوہ حضور نے سکول کے ممبرانِ سٹاف اور طلباء سے خطاب فرما کر انہیں بیش بہا نصائح سے سرفراز فرمایا۔ اس موقع پر حضور نے طلباء کے لئے دو اہم تعلیمی اعزازات کا بھی اعلان فرمایا۔ حضور کے اس اہم فیصلہ کے بموجب آئندہ سیرالیون میں جماعت احمدیہ کے چاروں سیکنڈری سکولوں میں بحیثیتِ مجموعی جو طالبعلم اسلامیات کے مضمون میں اول آئیگا اسے ایک طلائی تمغہ (گولڈ میڈل) دیا جایا کرے گا اسی طرح ان چاروں سکولوں میں بحیثیت مجموعی جو طالب علم ہر لحاظ سے بہترین طالب علم قرار پائے گا۔ اسے وظیفہ (سکالرشپ) ملا کرے گا۔

یہ امر قابلِ ذکر ہے کہ جماعت احمدیہ سیرالیون کے مختلف شہروں میں چار سیکنڈری سکول نہایت کامیابی سے چلا رہی ہے۔ ان میں سے ایک سکول جورو میں دوسرا بواجےبو میں تیسرا بو میں اور چوتھا فری ٹاؤن میں ہے یہ چاروں سکول مسلمان نوجوانوں کو زیورِ علم سے آراستہ کرنے اور انہیں زندگی کے مختلف شعبوں میں ترقی کی راہ پر گامزن کرنے میں نہایت اہم خدمات بجا لا رہے ہیں۔ ان چار سیکنڈری سکولوں کے علاوہ جماعت ملک کے مختلف حصوں میں اکیس (۲۱) پرائمری سکول بھی چلا رہی ہے۔ جن میں وہاں کے تعلیمی نظام کے مطابق مڈل کے سٹینڈرڈ تک تعلیم دی جاتی ہے۔

احباب جماعت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ اور حضرت بیگم صاحبہ مدظلہا کی صحت و سلامتی نیز حضور کی سفر مغربی افریقہ سے کامیاب مراجعت کے لئے متواتر دعائیں کرتے رہیں۔

چارکوٹ (پونچھ) میں جلسہ پیشوایانِ مذاہب

مورخہ ۵ شہادت (اپریل) کو خاکسار کی صدارت میں موضع چارکوٹ علاقہ پونچھ میں جلسہ یوم پیشوایانِ مذاہب منعقد کیا گیا۔ مکرم شریف احمد صاحب نے قرآنِ کریم کی تلاوت کی اور مکرم نذیر احمد صاحب نے درثمین سے ایک نظم سنائی۔

اس کے بعد مکرم عزیز الدین صاحب سیکرٹری تبلیغ نے حضرت بابا نانک علیہ الرحمۃ کی خصوصیات کے عنوان پر تقریر کی۔ دوسری تقریر مکرم محمد شفیع صاحب صدر جماعت احمدیہ چارکوٹ نے "جلسہ پیشوایانِ مذاہب کی غرض و غایت" کے عنوان پر کی۔ مکرم مولوی نور الدین صاحب صدر جماعت احمدیہ کالا بن کوٹلی نے زیر عنوان "آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی پیروی سے مقامِ نبوت حاصل ہو سکتا ہے" تقریر کی۔ ازاں بعد مکرم مولوی عبد الرحمٰن صاحب۔ مکرم ماسٹر غلام احمد صاحب ثاقب۔ مکرم میاں الف دین صاحب اور راجہ محمد شریف صاحب گکھڑ نے تقریریں کیں۔

آخر میں خاکسار نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی سیرتِ طیبہ پر تقریر کی

جلسہ سوا چھ بجے شام اجتماعی دعا کے بعد برخاست ہوا۔

خاکسار محمد رمضان زرقانی معلم وقفِ جدید

فارم اصل آمد

تمام موصیوں کی خدمت میں بھجوائے جا چکے ہیں۔ جن صاحب کو فارم نہ ملا ہو وہ اپنے سیکرٹری صاحب مال سے دریافت کریں۔

تمام موصیوں سے درخواست ہے کہ وہ اپنے فارم جلد پر کرکے ارسال فرما دیں تاکہ سالانہ حساب تیار کرکے ان کی خدمت میں بھجوایا جا سکے۔

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

غانا کے ہوائی مستقر پر دس ہزار افریقن احمدیوں کی طرف سے اپنے محبوب آقا کا والہانہ اور پرجوش خیر مقدم

فضا اللہ اکبر، اسلام، احمدیت اور حضرت خلیفۃ المسیح زندہ باد کے فلک شگاف نعروں سے گونج اٹھی

مسجد اکرا کے سنگِ بنیاد کے موقع پر احباب جماعت۔ اعلیٰ حکام، سفارتی نمائندوں اور معززین شہر کا عظیم اجتماع۔ حضور کا بصیرت افروز خطاب

مکرم چوہدری محمد علی صاحب ایم اے اپنے خط محررہ ۱۸ راپریل ۱۹۷۰ء میں جو امیر مقامی ربوہ مکرم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کے نام موصول ہوا ہے رقمطراز ہیں:۔

اکرہ۔ ۱۸ راپریل ۱۹۷۰ء

احباب کرام! السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

آج اظہار و بیان کے عجز اور الفاظ کی بے مائیگی کا شدت سے احساس ہے۔ احساس تو نائیجیریا کی جماعتہائے احمدیہ کے اخلاص، فدائیت اور کثرت کو دیکھ کر بھی ہوا تھا۔ لیکن آج جو احساس اکرا (غانا) پہنچ کر ہوا ہے وہ بیان سے باہر ہے۔ میں سو فیصدی یقین سے کہہ سکتا ہوں کہ پاکستان میں بیٹھ کر یہ اندازہ کرسکنا ناممکن ہے کہ احمدیت کی آسمانی آواز نے افریقہ کے سبزہ زاروں میں بسنے والی حضرت بلال رضی اللہ عنہ کی قوم کے دلوں کو کس طرح مسخر کیا ہے۔ اور کس طرح مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی دعوت پر لبیک کہتے ہوئے یہ لوگ گروہ در گروہ، فوج در فوج احمدیت کے جھنڈے تلے جمع ہو چکے ہیں۔ یاد رہے کہ غانا کی بالغ احمدی آبادی حکومت کی مردم شماری ۱۹۶۰ء کے مطابق ایک لاکھ پینتیس ہزار ہے۔

غانا ایئر لائینز کا جہاز جو ۱۰-۲۰ صبح (۱۲-۲۰ پاکستان) لیگوس نائیجیریا سے اڑا تھا ۱۱-۲۰ پر اکرا (گھانا) پہنچا۔ ایئر پورٹ پر جہاز ابھی رکا ہی تھا کہ کھڑکیوں میں سے اکرا کی انٹرنیشنل ایئرپورٹ Kotoka (کوٹوکا) کی عظیم الشان عمارت نظر آئی۔ اور پھر عمارت کی چھتوں اور بالکنیوں پر سفید لبادوں میں ملبوس مردوں، عورتوں، جوانوں کے گروہ کے گروہ رومال اور ہاتھ ہلاتے ہوئے نظر آئے۔ مرد اور عورتیں، بچے اور بوڑھے کون تھے؟ یہ وہی خوش قسمت تھے جنہوں نے ہزاروں میل دور مغربی افریقہ کے وسیع و عریض خطے میں احیائے دین کے آسمانی منصوبے سے اپنے آپ کو وابستہ کرنے کی سعادت حاصل کی تھی۔ جنہیں ان جسمانی آنکھوں سے اب تک نہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی توفیق ملی تھی۔ نہ ہی حضور کے خلفاء میں سے کسی ایک کو دیکھنا نصیب ہوا۔ آج ان کی سالہا سال کی تمنائیں بر آئی تھیں اور مرادیں پوری ہونے والی تھیں۔ آج حضرت مہدی معہود علیہ السلام کا موعود نافلہ خود چل کر ان کے پاس پہنچ چکا تھا۔ جہاز کے اندر سے ہمیں تو اپنے پیارے بھائی اور بہنیں نظر آ رہے تھے لیکن ان کو ہم نظر نہیں آ رہے تھے۔

جہاز کے اندر ہی سے حضور کی نظر جب اس جم غفیر کی طرف گئی جو سراپا انتظار اپنے محبوب آقا کی ایک جھلک دیکھنے کیلئے ہمہ تن منتظر تھے تو حضور کا چہرہ خوشی سے تمتما اٹھا، اور حضور نے فرطِ محبت سے بیقرار ہو کر جہاز کی کھڑکی میں سے ہی اپنے عشاق کو ہاتھ ہلا ہلا کر ان کے بیتابانہ استقبال کا جواب دیا۔ حضور اور حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا جہاز سے باہر تشریف لائے تو ہجوم میں سمندر کی لہروں کی سی حرکت پیدا ہو گئی اور اللہ اکبر۔ اسلام۔ احمدیت۔ حضرت حافظ مرزا ناصر احمد، حضرت خلیفۃ المسیح زندہ باد کے فلک شگاف نعرے فضا میں گونجنے لگے۔ جہاز کے باہر مکرم مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم امیر و مشنری انچارج جماعتہائے احمدیہ گھانا و گھانا مشنز، مکرم مرزا لطف الرحمٰن صاحب۔ مولانا غلام نبی صاحب ملک مبلغ انچارج کماسی۔ مولانا عبدالوہاب صاحب آدم مشنری انچارج Lechimain اور دیگر مبلغین اور یہاں کے انٹرمیڈیٹ کالجوں کے احمدی لیکچررز۔ الحاج حسن عطا صاحب منسٹر ہاردونا ریسکو منسٹر آف کمیونیکیشن اور ٹرانسپورٹ گھانا گورنمنٹ (یہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے احمدی ہیں) مسٹر بی کے آدما وزیر پارلیمنٹری افیئرز حاضر تھے۔

پہلے حضور V.I.P. Lounge میں تشریف لے گئے جہاں دس منٹ کے لئے تشریف فرما رہے۔ یہیں ڈائریکٹر فضائیہ گھانا سلام کے لئے حاضر ہوئے۔ پریس اور ٹیلی ویژن والے بھی آئے ہوئے تھے۔ حضور نے بیان دیتے ہوئے فرمایا کہ آج مسکراہٹوں کا دن ہے۔ ہم اس لئے مسکراتے ہیں کہ اسلام کی فتح کا دن قریب آچکا ہے۔ یہ دلوں کی فتح ہوگی۔ حضور نے فرمایا میرا خیال ہے کہ اس دن کے لئے ۲۵ سال سے زیادہ انتظار نہیں کرنا پڑے گا۔ بظاہر یہ مشکل نظر آتا ہے لیکن کئی ناممکنات ممکن ہو چکی ہیں۔ فرمایا مجھے ابھی سے اپنے قیام گھانا سے لذت حاصل ہو رہی ہے۔

ایئرپورٹ سے باہر نکلے۔ یہاں کے رہنے والے ہمارے احمدی بھائی Alhaj Abdullah Peregrino Imama جو انسپکٹر پولیس ہیں ان کو پولیس نے خاص طور پر مقرر کیا ہوا تھا۔ پولیس کا خاص انتظام تھا۔ سارا راستہ دو رویہ پولیس کے باوردی سپاہی مؤدب کھڑے تھے۔ ایئرپورٹ سے باہر تشریف لائے۔ اور جماعتہائے احمدیہ اکرا نے جس شان سے حضور کا استقبال کیا اسے اللہ تعالیٰ ان شاء اللہ ضرور نوازے گا۔ حضور جہاں جہاں سے گزرتے سپاہی اور خدام مودبانہ سلام کرتے۔ ایئرپورٹ کے باہر ایک سٹیڈیم بنا ہوا ہے جہاں عظیم اجتماعات ہوتے ہیں اور مہمانانِ خصوصی کا استقبال کیا جاتا ہے۔ احباب اور بہنیں صف بستہ سفید لباس میں ملبوس تاحدِ نظر سٹیڈیم کے تین طرف کھڑے تھے۔ جو بھی جانب سے جب حضور کا رخ مبارک نظر آیا تو بیقرار ہو کر ہاتھ ہلا ہلا کر اپنے آقا کو السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ کا تحفہ پیش کیا۔ اور اھلاً و سھلاً و مرحبا۔ اللہ اکبر۔ اسلام۔ احمدیت۔ حضرت امیر المومنین۔ حضرت حافظ مرزا ناصر احمد زندہ باد کے نعرے دلوں سے اٹھے اور دلوں تک جا پہنچے۔ ایک محبت اور عقیدت سے سرشار احمدی خادم نے ایک خوش رنگ بہت بڑا چھاتا اٹھایا ہوا تھا اور دھوپ کی شدت کم کرنے کے لئے تانا گیا تھا۔ احباب اور بہنیں اپنے آقا کو دور سے دیکھ رہے تھے ان کی مدت کی مراد بر آئی تھی۔ آج مہدی معہود علیہ السلام کا نائب اور خلیفہ ان کے گھر چل کر آ گیا تھا۔ احباب اور بہنوں کا یہ جم غفیر صف بستہ پوری تنظیم اور ضبط و نظم کے ساتھ اپنی اپنی جگہ پر قائم تھا۔ دل کہتا تھا کہ دوڑ کر راستہ آقا کو قریب سے دیکھ کر عشق کی آگ کو تسکین دیں لیکن اپنے آقا کے احترام جو بدنظمی کے منافی ہے کے خوف سے پاؤں میں زنجیریں پڑی ہوئی تھیں۔ البتہ ہاتھ جنبش میں تھے اور دس ہزار آوازیں اٹھی جذبہ ہو کر عقیدت کے پھول اس آسمانی بادشاہت کے شہزادے کے قدموں میں نچھاور کر رہی تھیں۔ حضور کے رخ مبارک پر بھی خوشی سے عجیب طرح کی گلابی رنگت نظر آ رہی تھی۔ اور حضور کا مبارک چہرہ گلاب کی طرح کھلا ہوا تھا۔

پروگرام کے مطابق چند لمحے یہاں توقف کے بعد سیدھا Ambassador ہوٹل جانا تھا۔ لیکن احمدی محبوب روحانی فرزندوں اور بیٹیوں کو دیکھ کر حضور کے قدم رک گئے۔ مسٹر ہارونا آسیکو نے حضور کی خدمت میں درخواست کی کہ حضور اپنے ارشادات سے نوازیں لیکن لاؤڈ سپیکر نہ ہونے کے باعث حضور نے تقریر نہ فرمائی۔ حضور کا محبت سے مست چھاتا بردار والہانہ انداز میں چھاتے کو ہلا ہلا کر حضور کو پنکھا جھل رہا تھا چھاتے کی جھالر ہلتی تو دلوں میں ایک عجیب قسم کی کیفیت پیدا ہوتی۔ یہ چھاتا اتنا بڑا تھا کہ آسانی سے دس آدمی اس کے سائے میں کھڑے ہو سکتے تھے۔ مستورات کی طرف سے درخواست ہوئی کہ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا کی خدمت میں ہم حاضر ہیں۔ باریابی کا شرف بخشا جائے۔

مکرم مولوی عطاء اللہ صاحب کلیم امیر جماعتہائے احمدیہ گھانا کی درخواست پر کہ حضور سفر کے باعث تھکے ہوئے ہیں پہلے آرام فرمائیں پھر شام کو مسجد احمدیہ کے سنگ بنیاد کے موقع پر احباب کو ارشادات سے نوازیں۔ چنانچہ پروگرام کے مطابق حضور ایمبیسڈر ہوٹل میں تشریف لے آئے۔ کاروں کا یہ طویل قافلہ شاہانہ انداز سے روانہ ہوا لیکن اس شان اور جلال میں عجز تھا اللہ تعالیٰ کے حضور تشکر تھا۔ دل اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز تھے۔ اور زبانیں اللہ کی تحمید و تسبیح کر رہی تھیں۔ حضور کی کار پر لوائے احمدیت لہرا رہا تھا۔ جہاں جہاں سے حضور کی کار گزرتی والنٹیر، خدام اور پولیس کے سپاہی مؤدب ہو کر

سلام کرنے۔ ایمبسڈر ہوٹل میں حضور نے چوتھی منزل میں ۷۰۹ نمبر کمرے میں قیام فرمایا۔ ہم خدام بھی ساتھ والے کمروں میں مقیم ہوئے۔

مسجد اکرا کا سنگِ بنیاد

شام کو مشن ہاؤس کے وسیع و عریض احاطے میں حضور کی کار ایک جلوس کی شکل میں پہنچی احباب اور بہنیں سفید لباس میں ملبوس ترتیب سے قطاروں میں تشریف فرما تھے۔ احاطے کے باہر کاریں ہی کاریں تھیں۔ جن پر احباب تشریف لائے ہوئے تھے۔ لاریاں بھی تھیں۔ اکرا کے ارد گرد بہت سی جماعتیں ہیں) ہر جماعت کے سامنے ان کا جھنڈا نصب تھا۔ جس پر جماعت کا نام لکھا ہوا تھا۔ استقبالیہ فقرے تھے اَھلاً وسھلاً و مرحباً The Mahdi has come

یہاں کے رواج کے برعکس مستورات نے سروں پر نقاب نما ردا ڈالی ہوئی تھی۔ حضور پانچ بجکر دس منٹ شام (پاکستانی وقت کے مطابق دس بجکر پانچ منٹ) پر سٹیج پر تشریف فرما ہوئے۔ حضرت سیدہ بیگم صاحبہ سلمہا مستورات کی طرف محترم مرزا لطف الرحمٰن صاحب کے مکان میں جو مشن ہاؤس میں ہی واقع ہے تشریف لے گئیں۔ حاضرین کی تعداد دس ہزار سے زائد تھی جن میں آٹھ ہزار احمدی تھے۔ اکرا کے نواح کی تمام جماعتیں حاضر تھیں جب سب بھائیوں اور بہنوں نے مل کر خوش الحانی سے اپنی زبان میں جھوم جھوم کر یہ پڑھنا شروع کیا:۔

"وہ مہدی جس کا انتظار تھا آ گیا ہے"

تو یوں محسوس ہوا جیسے ساری کائنات ان احمدیت کے دیوانوں کی تائید میں شامل ہو کر گا رہی ہے سٹیج کے سامنے جو ایک اونچے چبوترے پر بنائی گئی تھی دونوں طرف دائیں بائیں لمبے شیڈوں کے نیچے اور کھلی فضا میں کرسیاں بچھی ہوئی تھیں۔ معززین شہر۔ اخباری نمائندے ریڈیو نمائندے۔ ہائی اوفیشلز۔ سفارتی نمائندے جن میں سفیر مالی۔ سفیر چیکوسلواکیہ شامل تھے موجود تھے۔ حضور نے مکرم مولوی بی اے بشیر صاحب سے تلاوت قرآن کریم کے لئے ارشاد فرمایا ۵-۳۰ شام (پاکستان ٹائم ۱۰-۳۰ شام) حضور نے تشہد اور سورۂ فاتحہ اور سورہ حشر کی آخری دو آیات کی تلاوت کے بعد مساجد پر اور مساجد کے فلسفے پر ایک بصیرت افروز پر معارف خطبہ ارشاد فرمایا

مساوات کی تدریس، قیام اور اعلان میں مسجد نے جو کردار ادا کیا ہے اس کا ذکر فرمایا جب حضور نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اس اعلان کا ذکر فرمایا جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فتح مکہ کے موقع پر فرمایا تو در و دیوار اللہ اکبر۔ اسلام۔ احمدیت۔ حضرت امیر المومنین حضرت مرزا ناصر احمد زندہ باد (اوایں جا) ترقی کریں (اُنکوسُو) کے نعروں سے گونج اٹھے

حضور نے اس عظیم اعلان کو جو بنی نوع انسان کے لئے مساوات کا ابدی چارٹر ہے دہراتے ہوئے فرمایا:۔

"اے سردارانِ مکہ! آج کے دن تمہارے لئے امن کی جگہ اگر ہے وہ اس بلال (رضی اللہ عنہ) کا جھنڈا ہے۔ جسے تم حقیر سمجھا کرتے تھے۔ آج اللہ تعالےٰ نے اسے سرفرازی بخشی ہے۔ اور تمہاری گردنیں مروڑ کر اس کے سامنے جھکا دی ہیں (مفہوم) اگر جانوں اور مالوں کی حفاظت چاہتے ہو تو اس کے جھنڈے تلے آ جاؤ۔"

پھر حضور نے انسانیت کے احترام کے قیام کی ضرورت اور حکمت بیان فرمائی اور ولولہ انگیز انداز میں انسانیت زندہ باد کا نعرہ بلند فرمایا تو آٹھ ہزار نعرے بیک وقت بلند ہوئے اور دنیا کے محسنِ اعظم سید الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم پر درود سے فضا معطر ہو گئی۔ حضور نے فرمایا کہ دنیا کی نفرت ہمارے پیار میں گم ہو جائے گی۔ اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے آقا و مولا کی حکومت دلوں میں قائم ہو کر رہے گی۔ (حضور کا یہ ولولہ انگیز اور خون کو گرما دینے والا خطبہ پہلے ارسال کیا جا چکا ہے)

خطاب کے بعد حضور نے اجتماعی دعا فرمائی پھر مسجد کا سنگِ بنیاد رکھنے کے لئے سٹیج سے نیچے تشریف لے آئے۔ جب حضور احباب اور بہنوں کے درمیان سے گزرے تو انہوں نے پھر بلند آواز سے خوش الحانی سے ڈبڈبائی ہوئی آنکھوں کے ساتھ یہ گیت گانا شروع کیا۔

مہدی جس کا انتظار تھا آ گیا۔

اِسمعُوا صوتَ السَّماء جاءَ المسیح
جاءَ المسیح

اہلِ قافلہ بھی آبدیدہ ہو گئے۔ سب سے پہلے تو اللہ تعالےٰ کے فضل اور احسان کے احساس سے دل لبریز ہو گیا جس نے مہدئ معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شناخت کی توفیق دی۔ پھر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ کے درجات یاد کر کے دل تڑپ گئے جنہوں نے مغربی افریقہ میں تبلیغ اسلام کے جہاد کا آغاز فرمایا اور

"آغاز تو بما کردیم انجام خدا داند"

کہہ کر ہم سے رخصت ہو گئے۔ پھر حضرت مولوی عبد الرحیم صاحب نیّر رضی اللہ تعالےٰ عنہ حضرت حکیم فضل الرحمٰن صاحب رضی اللہ عنہ حضرت مولوی نذیر احمد صاحب علی رضی اللہ عنہ اور دیگر مجاہدینِ احمدیت یاد آ گئے جنہوں نے ان دشوار گزار علاقوں میں ڈیرے ڈال دئے یہ لوگ (افریقی احمدی) نہ تو حضرت مسیح موعود مہدی معہود علیہ السلام کو ان جسمانی آنکھوں سے دیکھ سکے نہ پہلے خلفاء رضوان اللہ علیہم کی زیارت کر سکے۔ آج حضرت مسیح موعود کا موعود نافلہ خود چل کر ان کے گھر آ گیا تھا۔ اس عقیدت اور اخلاص اور محبت سے وہ لوگ حضور کی جانب دیکھ رہے تھے اور اس طرح والہانہ انداز میں پروانوں کی طرح حضور کے ارد گرد پھر رہے تھے کہ حیرت آتی تھی۔ دور بیٹھنے والے ہاتھ سے اشارہ کرتے تھے۔ مہدئ معہود کا جانشین خلیفۂ برحق بھی گلاب کی طرح شگفتہ چہرے کے ساتھ اپنے محبوب روحانی بیٹوں بیٹیوں سے مل کر بے حد مسرور تھا۔ (حضور اس سفر میں ان بہنوں اور بھائیوں کو بارہا اپنے بیٹے اور بیٹیاں کہہ کر مخاطب فرما چکے ہیں۔)

سفید پوش چست اور چوکس خدام دو رویہ ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کھڑے تھے۔ اور حضور کے لئے راستہ بنایا ہوا تھا

حضور نے پہلے مسجد کا پتھر بنیاد میں نصب فرمایا اس وقت چھ بجکر پندرہ منٹ شام کا وقت تھا۔ حضور کے بعد حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے پتھر نصب فرمایا۔ اس کے بعد ایک مسلمان سفیر یعنی مالی کے سفیر۔ اور الحاج مولانا عطاء اللہ صاحب کلیم امیر جماعتہائے احمدیہ گھانا و مشنری انچارج۔ الحاج مسٹر محمد آرتھر پریذیڈنٹ جماعتہائے احمدیہ گھانا۔ مولانا عبد الوہاب آدم صاحب مشنری انچارج Techiman نے ایک ایک اینٹ رکھی۔ ایک اینٹ مشترکہ طور پر برادرم محترم چودھری ظہور احمد صاحب باجوہ۔ اخویم ڈاکٹر ضیاء الدین صاحب۔ مکرم مولوی عبد الکریم صاحب۔ برادرم سلیم ناصر صاحب اور خاکسار راقم کو مشترکہ طور پر رکھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ اس کے بعد حضور نے دعا فرمائی۔ دعا کے بعد حضور مشن ہاؤس تشریف لے گئے راستے میں ایک مریض بچہ نظر آیا۔ حضور رک گئے اور جھک کر اسے پیار کیا۔ مولانا عبد الوہاب بن آدم صاحب سے مخاطب ہو کر فرمایا مجھے گھانا کے ظفر اللہ کی تلاش ہے۔ (نائیجیریا میں ظفر اللہ الیاس صاحب ہمارے مخلص بھائی جو حضور کے قیام نائیجیریا میں لیگوس اجیبو اوڈے۔ اباداان ہر جگہ حضور کی خدمت میں دن رات حاضر رہے) فرمایا دراصل تو ہم نائیجیریا کے بھی ہیں۔ گھانا کے بھی۔ اگر ایسا نہ ہو تو ہم اپنی ذمہ داری ادا نہیں کر سکتے فرمایا اسلام کے دو پہلو ہیں شریعت جو تعلیمی یا نظری حصہ ہے اور ہدایت جو عملی حصہ ہے۔

حضرت عثمان فوڈیو صاحبؒ کا ذکر فرمایا اور بتایا کہ آپ نے صرف اپنے علاقے میں تبلیغ کی۔ لیکن مہدی علیہ السلام ساری دنیا کے لئے تھے یہی وجہ ہے کہ ہم یہاں آئے ہیں

مشن ہاؤس ایک نہایت عمدہ یورپین طرز کی صاف ستھری عمارت ہے۔ یہاں حضور کچھ دیر نماز کے انتظار میں تشریف فرما رہے۔

نائیجیریا کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا وہاں پانچ دفعہ ٹیلیویژن پر پروگرام میں ہماری آمد اور دیگر مصروفیات دکھائی گئیں۔ میرے آکسفورڈ کے ایک دوست نے جو ۱۹۳۰ء میں میرے ساتھ تھے ٹیلیویژن پر مجھے پہچان لیا اور ملنے آئے

حضور نے پیار سے فرمایا مجھے آپ کی زبان نہیں آتی لیکن ایک لفظ سیکھ لیا ہے یعنی اونکوسو (Onkosu) اونکوسو کا نعرہ احباب نے کثرت سے لگایا تھا مطلب یہ ہے کہ اسلام ترقی کرے) اس کے بعد مغرب اور عشاء کی نمازیں جمع کر کے حضور نے پڑھائیں۔ نماز کی صفوں کے آگے ایک بس کھڑی تھی جس پر احباب باہر سے آئے ہوئے تھے۔ حضور کے ارشاد پر بس کو سامنے سے ہٹا دیا گیا

نماز کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالےٰ مع حضرت سیدہ حضرت بیگم صاحبہ واپس ہوٹل میں تشریف لے گئے رات کھانے کے بعد ہم سب خدام کو حضور کی خدمت میں حاضر ہونے کی توفیق ملی۔ یورپ کے مخلصین کا ذکر فرمایا۔ ہماری احمدی بہن فاتنہ سویڈ لڑکی کا بھی ذکر فرمایا۔ نیز فرمایا کہ یوگوسلاویہ کے رہنے والے Gotten barg کے قریب بجلیس خاندان احمدی ہو گئے ہیں۔ انہوں نے قرآن پڑھانے کیلئے آدمی مانگا تو فاتنہ نے وہاں جا کر قرآن کریم پڑھانے کے لئے اپنی خدمات پیش کر دیں۔ مسٹر عبد السلام ہڈسن کا ذکر فرمایا اور فرمایا کہ پہلے کمیونسٹ ہوا کرتے تھے اب خدا تعالےٰ کے فضل سے جوشیلے احمدی ہیں۔ قرآن پڑھا پھر اس کا اپنی زبان Danish میں ترجمہ کر دیا۔ اب خدا تعالےٰ نے ڈاکٹر اطالیو کیوسی کو جو مخلص احمدی ہیں۔ قرآن کریم کا اسپرانٹو زبان میں ترجمہ کرنے کی توفیق دی ہے جو اتنا مقبول ہوا ہے کہ چند ماہ میں اس کی ساری کاپیاں فروخت ہو گئی تھیں اور اسپرانٹو کی بین الاقوامی کمیٹی نے ڈاکٹر کیوسی کو کمیٹی کا رکن مقرر کر کے اعزاز پیش کیا ہے۔

فرمایا اللہ تعالےٰ نے دل میں تحریک پیدا کی ہے کہ ایک اعلےٰ قسم کا پرنٹنگ پریس قائم کیا جائے جس میں جلد بندی کا بھی جدید خود کار انتظام ہو۔ اس دوران میرے پیارے آقا نے کمال محبت اور شفقت سے اس عاجز پر جو عنایات فرمائیں وہ محض اللہ تعالےٰ کا احسان ہے۔ اور حضور کی شفقت کہ حضور نے پیار سے مزاح کے رنگ میں تفنن طبع کے طور پر گفتگو فرمائی اور خوش ہوئے۔ الحمد للہ

احباب کی خدمت میں درخواست ہے کہ احباب اپنے آقا کے اس سفر کے نہایت بابرکت اور کامیاب ہونے کے لئے اور حضور کی بخیریت واپسی کے لئے دعائیں کرتے رہیں۔

حضور انور کے سفرِ مغربی افریقہ کے مختصر کوائف (بقیہ صفحہ ۵)

آپ تجھے حضرت صاحب کہہ کر مخاطب کریں دریافت کیا آپ ہمارے متعلق کیا محسوس فرماتے ہیں۔ حضور نے جواب دیا کہ آپ لوگ بہت اچھے ہیں۔ ہر طرف مسکراہٹ ہی مسکراہٹ ہے۔ چہروں پر بشاشت ہے جب دوستوں سے ملا ہوں ہم سوچ رہے ہیں کہ ہم لوگ موجودہ خدمت کے علاوہ جو ہم اس وقت افریقہ میں کر رہے ہیں افریقہ کی بہتری کے لئے اور کیا کچھ کر سکتے ہیں ان لوگوں میں اعلیٰ قسم کی صلاحیتیں موجود ہیں۔ اگر ان کو مناسب ذرائع ملیں تو مغرب سے آگے نکل جائیں۔ اب مستقبل ویسٹ افریقہ۔ افریقہ اور ایشیا کے ہاتھ میں ہے۔

سوال:۔ احمدیت افریقہ میں کیا کام کر رہی ہے؟

فرمایا:۔ احمدیت نائیجیریا۔ گھانا، آئیوری کوسٹ سیرالیون۔ لائبیریا۔ گیمبیا میں ان ممالک کی بہتری کے لئے بہت کام کر رہی ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں کہ اور بہت کچھ کر سکتی ہے۔ میں چاہتا ہوں کہ ہم پہلے سے زیادہ کام کر سکیں۔ کھڑے نہیں ہونا چاہیئے۔ کام ہی زندگی ہے۔ اور رُک جانا موت کے مترادف ہے۔

سوال:۔ احمدیت کے بنیادی اصول کیا ہیں؟

فرمایا:۔ احمدیت کے بنیادی اصول اسلام کے بنیادی اصول ہیں۔ اسلام چاہتا ہے بندے کا اپنے خالق کے ساتھ ایک زندہ اور براہِ راست تعلق قائم ہو ورنہ زندگی زندہ رہنے کے قابل نہیں۔ اگر انسان نے کتوں اور بلیوں کی زندگی گزارنی ہے تو اس سے موت بہتر ہے۔ ہمارے ساتھ تو اللہ تعالیٰ کا عجیب سلوک ہے ہلکا سا غم بھی ہو تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے تسلی دی جاتی ہے کہ غم نہ کرو۔ اگر یہ نہ ہو تو مذہب فلسفہ بن جاتا ہے۔ فلسفے تو ہزار ہیں فلسفے انسان کو اطمینان کی طرف نہیں لے جاتے۔ اللہ تعالیٰ ہمارا خیال رکھتا ہے۔ اس سلسلے میں ہم خود صاحبِ تجربہ ہیں۔

آپ کیسے احمدی ہوئے اور کب؟

فرمایا:۔ میں پیدائشی احمدی ہوا۔ تعلیم احمدیت کی پائی۔ بڑا ہوا تو اس بات کی معرفت حاصل ہوئی کہ اسلام اور احمدیت ہی سچا مذہب ہے۔

دعوتِ استقبالیہ اور انٹرویو میں حضور نے انگریزی میں ہی گفتگو فرمائی۔ اگرچہ تفنن کے طور پر کبھی کسی جرمن یا فرانسیسی سے ایک آدھ فقرہ اس کی زبان میں بھی مسکرا کر بول لیتے۔ تو مخاطب سمجھتا کہ حضور ان زبانوں کے ماہر ہیں۔ پھر حضور بتاتے کہ طالب علمی کے زمانے میں جب یورپ کا ٹور کیا تھا یہ زبانیں سیکھی تھیں۔ جو اب تقریباً بھول چکی ہیں ؎

وقفِ جدید کے چندوں کی تفصیل

تمام جماعتوں کے سیکرٹریان مال اور سیکرٹری صاحبان وقفِ جدید کی خدمت میں عرض ہے کہ جب وہ چندوں کی رقوم خزانہ میں بھجوائیں تو ان رقوم کی تفصیل ایک فہرست کی شکل میں دفتر وقفِ جدید میں براہِ راست ارسال فرمادیں۔ اس فہرست میں چندہ دینے والوں کے نام اور رقم کی تفصیل ہونی چاہیئے۔

وقفِ جدید کا چندہ بھیجتے وقت خزانہ کو صرف یہ لکھ دینا ہی کافی ہے کہ اس قدر رقم وقفِ جدید کی ہے۔ مگر پوری تفصیل دفتر وقفِ جدید کو بھجوانی ضروری ہے کہ اس رقم میں سے فلاں کا چندہ اتنا ہے اور فلاں کا اس قدر بقایا وصول ہوا ہے۔

مندرجہ بالا تفصیل نہ ہونے کی صورت میں دفتر ہذا کو طویل خط و کتابت میں سے گزرنا پڑتا ہے جس سے بہت سا خرچ ہوتا ہے پس سیکرٹریان مال براہِ کرم اس نہایت ضروری امر کی طرف توجہ فرمادیں۔ اور امراء و صدر صاحبان ان امور کی نگرانی فرمادیں اس تھوڑی سی تکلیف سے مقامی جماعتیں خود بھی اور مرکزی انتظام بھی بہت سی کاوش سے بچ جائیں گے۔ اور مرکزی ریکارڈ میں جماعتوں کا حساب بھی درست رہے گا۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہم سب کا حافظ و ناصر ہے۔

انچارج وقفِ جدید انجمن احمدیہ قادیان

وصیتیں

نوٹ:۔ وصایا منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی شخص کو کسی وصیت پر کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر اندر اپنے اعتراض کی تفصیل سے دفتر ہذا کو اطلاع دے۔ سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

وصیت نمبر ۱۳۷۷۲ ۔ منکہ منصور احمد ولد سیٹھ محمد عبدالحی صاحب مرحوم قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۱۸ سال پیدائشی احمدی ساکن یادگیر ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ صوبہ میسور آج مورخہ ۱۴-۱۰-۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری غیر منقولہ جائداد اس وقت اپنے بھائیوں بہنوں سے مشترکہ ہے جب جائداد تقسیم ہوگی میں دفتر بہشتی مقبرہ کو اطلاع تفصیل جائداد کے ساتھ دے دونگا۔ میرے پاس منقولہ جائداد میں ایک گھڑی قیمتی -/۱۵۰ روپیہ ہے۔ مجھے کارخانہ کی طرف سے مبلغ پچاس روپیہ ماہانہ جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اپنی مذکورہ جائداد اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں میری وفات کے وقت میری جو جائداد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی العبد منصور احمد موصی۔ گواہ شد محمد عبدالبصیر ولد سیٹھ محمد عبدالحی صاحب مرحوم سکنہ یادگیر برادر موصی ۱۴-۱۰-۶۹ گواہ شد محمد عبدالصمد ولد سیٹھ محمد عبدالحی صاحب مرحوم برادر موصی سکنہ یادگیر ۱۴-۱۰-۶۹

وصیت نمبر ۱۳۷۷۳ ۔ منکہ محمد عبدالبصیر ولد سیٹھ محمد عبدالحی صاحب مرحوم قوم احمدی پیشہ تجارت عمر ۲۱ سال پیدائشی احمدی ساکن یادگیر ڈاکخانہ یادگیر ضلع گلبرگہ صوبہ میسور بقائمی ہوش وحواس بلاجبر و اکراہ آج مورخہ ۱۴-۱۰-۶۹ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں:۔

میری جائداد ابھی اپنے بھائیوں بہنوں سے مشترکہ ہے جب تقسیم ہوگی میں اس کی تفصیل دفتر بہشتی مقبرہ کو دے دوں گا۔ منقولہ جائداد میں میرے پاس ایک دستی گھڑی ہے جس کی قیمت اس وقت ۱۵۰ روپیہ ہے۔ مجھے اپنے کارخانے کی طرف سے فی الحال ۵۰ پچاس روپیہ ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں اپنی جائداد اور آمد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ قادیان کرتا ہوں میری وفات کے وقت میری جو جائداد ہوگی اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ قادیان ہوگی العبد محمد عبدالبصیر موصی ۱۴-۱۰-۶۹۔ گواہ شد محمد عبدالصمد ولد سیٹھ محمد عبدالحی صاحب مرحوم سکنہ یادگیر میسور ۱۴-۱۰-۶۹۔ گواہ شد محمد عبدالقادر آرٹسٹ ولد محمد علی گدّے سکنہ یادگیر میسور ۱۴-۱۰-۶۹

تقرر سیکرٹریان تحریکِ جدید

مندرجہ ذیل سیکرٹریانِ تحریک جدید کے تقرر برائے سال ۱۳۴۹-۵۰ ہجری شمسی مطابق ۱۹۷۰-۷۱ء کی منظوری دی جاتی ہے۔ اللہ تعالیٰ انہیں با حسن طریق کام کرنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین

۱۔ جماعت مدراس مکرم مرزا عزیز بیگ صاحب (نائب سیکرٹری) سیکرٹری مکرم محمد حسین صاحب جعفری ہیں۔

۲۔ جماعت اورایم پی اڑیسہ مکرم سید طارق احمد صاحب (طالب علم میڈیکل کالج)

۳۔ جماعت سورو اڑیسہ مکرم شیخ عبدالستار صاحب

وکیل المال تحریکِ جدید قادیان

اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے

ان تمام موصیوں کو جنہوں نے دفتر ہذا کی تحریک پر اپنا حصہ جائداد کلی طور پر ادا فرمادیا ہے یا وہ باقاعدہ قسطیں ادا فرمارہے ہیں۔ دراصل قسطوار ادائیگی میں بہت سہولت ہے۔ اور اس وقت خدا تعالیٰ کے فضل سے بہت سے موصی ایسے ہیں جو اس سہولت سے فائدہ اٹھا رہے ہیں۔

دفتر ہذا کی طرف سے ان تمام موصیوں کی خدمت میں ہر دوسرے تیسرے مہینے تحریک بھجوائی جاتی ہے جو اللہ تعالیٰ کے فضل سے صاحبِ جائداد ہیں۔ امید ہے کہ وہ سب اس آسان طریق ادائیگی پر عمل فرمادیں گے اللہ تعالیٰ سب کو توفیق بخشے۔ آمین

سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان

REGD. No. P. 67 PHONE NO. 35

The Weekly Badr Qadian

ادارِیہ .... بقیہ صہ ۲

شاہد ناطق ہے۔ حضور کے اس سفر کی تفصیلی رپورٹیں بدر میں شائع ہو رہی ہیں۔ حضور انور جس جس مقام پر تشریف فرما ہوئے ہر جگہ والہانہ استقبال کرنے والے ہزاروں کی تعداد میں دیدہ و دل فرشِ راہ کئے حاضر ہوئے اور حضور کے دیدار اور ملاقات سے شادکام ہوئے۔ ایسی ایمان افروز تفصیلی رپورٹوں کے بعد خلافت کی اہمیت و برکات پر مزید کچھ لکھنا تحصیلِ حاصل ہے۔ خلافتِ حقہ کی برکات کا تو اب سورج نصف النہار میں پوری آب و تاب سے چمک رہا ہے۔ اب کوئی شپرہ چشم ہی ہے جو اس کی افادیت سے انکار کرے۔

دعا ہے کہ خدا تعالےٰ تمام افرادِ جماعت کو خلافتِ حقہ کے ساتھ وابستہ رہ کر اس کی برکات سے زیادہ سے زیادہ متمتع ہونے کی توفیق دے۔ اور حضور انور کو حالیہ سفر میں کامیاب و کامران اور فائز المرام فرما کر بخیریت ربوہ واپس لائے۔

اسی طرح اس بات کے لئے بھی از حد دعاؤں کی ضرورت ہے کہ حضور پر نور کے پیشِ نظر ساری دنیا میں تبلیغ و اشاعتِ دین کی جو سکیم ہے اللہ تعالےٰ اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے کی احباب جماعت کو توفیق دے۔ یہ تو حقیقت ہے کہ خدا نے اپنے فیصلہ کے مطابق دینِ اسلام کو اب ساری دنیا میں غالب کرنا ہے۔ لیکن مبارک ہے وہ سچا مسلمان جس کو اس سلسلہ میں خدمت کا کوئی بھی موقعہ میسر آجائے۔

وَ باللہ التوفیق ؀

—✻—

جلسہ یومِ خلافت

جملہ جماعت ہائے احمدیہ ہندوستان کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۲۶ ہجرت بروز منگل یومِ خلافت ہے۔ احباب جماعت اس دن کو اس کے شایانِ شان منائیں۔ پبلک جلسوں کا اہتمام کریں۔ اور خلافت کی اہمیت۔ ضرورت اور برکات پر مفصل تقاریر کا انتظام کریں۔ اور نئی پود کے ذہنوں میں یہ حقیقت راسخ کر دیں کہ خلافت کے قیام اور اس سے وابستگی میں ہی زندگی ہے۔

جلسوں کی کارگزاری سے نظارت ہذا کو بروقت مطلع کریں۔ جملہ صدر صاحبان۔ سیکرٹریانِ تربیت اور مبلغین کرام اور معلمینِ وقفِ جدید خاص طور پر اس یوم کو کامیاب کرنے کی پوری جد و جہد کریں۔ جَزَاکُمُ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ۔

اللہ تعالےٰ آپ سب کے ساتھ ہو آمین۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفس کرتی ہے

مستحق احباب کو ایک رعایت

نظارت دعوت و تبلیغ چاہتی ہے کہ جو طالب علم اخبار بدر کے خریدار بننا چاہیں یا جو دوست اخبار بدر کا پورا چندہ ادا کرنے کی استطاعت نہ رکھتے ہوں یا ایسے احباب جو زیر تبلیغ دوستوں کے نام اخبار بدر جاری کرانا چاہتے ہوں مگر اخبار بدر کا پورا چندہ ادا کرنے کی پوزیشن میں نہ ہوں)۔ ایسے تمام احباب اگر اخبار بدر کا نصف چندہ پانچ روپے ادا کر دیں تو نظارت دعوۃ و تبلیغ ان کی طرف سے نصف چندہ کا انتظام کر کے ان کے نام ایک سال کے لئے اخبار بدر جاری کرا دے گی۔

امید ہے کہ طالب علم اور غیر مستطیع احباب اور تبلیغی جذبہ رکھنے والے دوست اس رعایت سے فائدہ اٹھائیں گے۔ اور فوری طور پر نظارت ہذا سے رابطہ پیدا کریں گے۔

ناظر دعوت و تبلیغ قادیان

درخواستِ دعا

خاکسار کے خسر محترم سید محمود علی صاحب آف کرنول ایک لمبے عرصہ سے بیمار ہیں۔ علاج معالجہ کے نتیجہ میں خدا کے فضل سے نسبتاً افاقہ ہے۔ البتہ کمزوری زیادہ ہے۔ جملہ بزرگانِ سلسلہ و احبابِ جماعت سے ان کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کیلئے درخواستِ دعا ہے۔

خاکسار: محمد کریم الدین شاہد
مدرس مدرسہ احمدیہ قادیان

پٹرول یا ڈیزل سے چلنے والے ٹرک یا کاروں

کے ہر قسم کے پرزہ جات آپ کو ہماری دکان سے مل سکتے ہیں۔ اگر آپ کو اپنے شہر یا کسی قریبی شہر سے کوئی پرزہ نہ مل سکے تو ہم سے طلب کریں۔

پتہ نوٹ فرما لیں

آٹو ٹریڈرز ۱۶ ۔ مینگو لین کلکتہ ۱

AUTO TRADERS 16-MANGOE LANE CALCUTTA-1

تار کا پتہ :- "Autocentre" { فون نمبرز { 23-1652 / 23-5222

سپیشل گم بوٹ

جن کے آپ عرصہ سے متلاشی ہیں!

مختلف اقسام، دفاع۔ پولیس۔ ریلوے۔ فائر سروسز۔ ہیوی انجینئرنگ۔ کیمیکل انڈسٹریز۔ مائنز۔ ڈیریز۔ ویلڈنگ شاپس اور عام ضرورت کے لئے دستیاب ہو سکتی ہیں۔

گلوب ربڑ انڈسٹریز

آفس و فیکٹری : ۱۰۔ پربھو رام سرکار لین کلکتہ ۱۵ فون نمبر ۲۲۷۲-۴۴
شو روم : ۱۳/۱ لوئر چیت پور روڈ کلکتہ ۱ فون نمبر ۴۰۱-۳۴
تار کا پتہ : گلوب ایکسپورٹ "Globe Export"